عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۲۷ | ۲۴ تا ۳۰ / ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ / دسمبر ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۴۸

اسلامی نظریاتی کونسل کی مجتہدانہ تحقیق!

توہینِ رسالت کی نئی جسارت

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم

خصوصی رپورٹ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

ظالموں اور قاتلوں کیلئے ہدایت کی دعا

سید محمد ظاہر شاہ، اسلام آباد

س:......ایک صاحب جب دعا مانگتے ہیں تو کہتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ ظالموں اور قاتلوں کو ہدایت دے'' جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا'' اس کے علاوہ قاتلوں کو بھی بہت سخت الفاظ سے یاد کیا گیا ہے، یعنی: ''ایک نفس کا قتل سب انسانیت کا قتل ہے'' کیا ان کی یہ دعا صحیح ہے کہ ''ظالموں اور قاتلوں کو ہدایت دے'' جبکہ حدیث شریف میں ہے کہ: ''مظلوم کی بددعا سے بچو'' وغیرہ، اس قسم کے الفاظ آئے ہیں، مظلوم، ظالم کے لئے کبھی دعا نہیں کرتا اور اگر کوئی دوسرا بددعا کی بجائے دعا کرے تو مظلوم پر کیا گزرے گی؟

ج:......ظالموں اور قاتلوں کے لئے ہدایت کی دعا کرنا جائز ہے، اگر ان لوگوں کے مقدر میں ہدایت ہوگی تو اس دعا کرنے والوں کو ان کی ہدایت پر آنے کا ثواب ملے گا، اگر بالفرض ان کے مقدر میں ہدایت نہ ہوگی تو چونکہ دعا عبادت بلکہ عبادت کا مغز ہے، اس لئے اس دعا کرنے والے کو اس کا ثواب ملے گا۔ ''اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتے'' کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ہدایت کا قصد نہیں کرتے اور ظلم و تعدی میں سرگرداں رہتے ہیں، ان کو زبردستی ہدایت نہیں ملتی۔ واللہ اعلم۔

قمری اور شمسی مہینوں کی ابتدا

جاوید احمد صدیقی، راولپنڈی

س:......سورۂ توبہ (۳۶) میں اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینوں کا ذکر کیا ہے اور یہ اسی روز سے وجود میں آئے جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بنائے، پھر چار ماہ کو ادب کے ماہ بتائے۔ ہم ان مہینوں کو قمری کیوں کہتے ہیں اور ہجری سن ہجرت سے شروع ہوا، مگر اسلامی ماہ تو حضرت آدمؑ سے بھی پہلے کے ہیں۔ بارہ مہینوں کا ذکر ہے تو ہم نے ان کو اسلامی یا قمری کیوں اور کس ثبوت سے مانا؟ ہم نے انگریزی ماہ کیوں بھلانے کی کوشش کی۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تشریح کے مطابق انگریزی ماہ ماننے اور چلنے پر کفر کا فتویٰ لگتا ہے کیوں؟ اس کا مطلب ہے کہ بارہ مہینے عیسوی کہا جاتا ہے، جو جلیل القدر پیغمبر حضرت عیسیٰؑ سے شروع ہوئے؟ ہم اس وقت کتنی ایجادات فرنگی سے فائدہ لے رہے ہیں، پھر قرآن کریم میں صرف بارہ ماہ کا ذکر ہے نہ انگریزی، عیسوی نہ قمری؟ براہ کرم تفصیلاً جواب سے نوازیں۔ شکریہ۔

ج:...... بلاشبہ قمری اور اسلامی ماہ زمین و آسمان کی تخلیق اور وجود میں آنے سے پہلے کے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ''ان عدت الشھور عنداللہ اثنا عشر شھراً فی کتاب اللہ یوم خلق السموٰت والارض منھا اربعۃ حرم'' (التوبہ:۳۶)... بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کے حکم میں، جس دن اس نے پیدا کئے تھے آسمان اور زمین، ان میں چار مہینے ہیں ادب کے... اور یہ سلسلہ حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تک جاری رہا، بلکہ مشرکین مکہ جو ملت ابراہیمی کے دعویدار تھے، ان کے ہاں بھی یہی قمری مہینے مروج تھے، مگر درمیان میں عیسائیوں نے آسمانی دین اور حضرات انبیاء کرامؑ کی روش سے ہٹ کر شمسی سال اور مہینوں کو رواج دیا۔

س:......سورۂ یٰسین اللہ کی نعمت خاص ہے، اس کی دو طرح پڑھنے کی تاکید ہے: (۱) ہر مبین پر ابتدا سے پھر شروع کریں علیٰ ہذا القیاس، (۲) ہر مبین پر جیسے پہلے پر تین مرتبہ سورۂ اخلاص، دوسرے پر سورۂ کوثر اسی طرح مختلف۔ براہ کرم ان کی مذہبی تاریخی اور صحابہ کرامؓ کے حوالے سے تسلی بخش جواب سے نوازیے؟ ہر روز یہ پڑھنا کیسا ہے؟

ج:......سورۂ یٰسین بے شک اللہ کی نعمت ہے مگر اس کے پڑھنے کے جن دو طریقوں کا آپ نے تذکرہ کیا ہے، اس کا قرآن اور حدیث میں کہیں کوئی تذکرہ نہیں ہے، اگر کسی بندہ خدا نے مذکورہ بالا طریق ارشاد فرمایا ہے تو وہ اس کا تجربہ ہوگا، اور کسی کے تجربہ کو دین نہیں کہا جائے گا، ممکن ہے کہ کسی خاص عمل یا اس کی مخصوص تاثیر کے لئے یہ طریق کارمؤثر ہو، مگر اس کا صحابہ کرامؓ یا مذہبی تاریخ سے تعلق جوڑنا یا ثبوت مانگنا درست نہیں۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری | صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسمعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری | مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۷ ۲۴تا۳۰/ذوالحجہ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۳تا۳۱/دسمبر۲۰۰۸ء شمارہ:۴۸

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

قلم در کف دشمن است	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
اسلام امن وسلامتی کا دین ہے…	۸	مولانا صہیب احمد خان
انسانی حقوق اور اقوام متحدہ کی ذمہ داری	۱۰	سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو
اسلامی نظریاتی کونسل کی مجتہدانہ تحقیق	۱۳	مولانا سعید احمد جلال پوری
توہین رسالت کی نئی جسارت	۱۹	عبدالقدوس محمدی
سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم	۲۱	رپورٹ: حافظ محمد فرقان انصاری
مولانا محمد اکرم طوفانی کا دورۂ سندھ	۲۴	رپورٹ: ابوارسلان صدیقی
مولانا شجاع آبادی کا دورۂ راولپنڈی	۲۶	رپورٹ: مولانا زاہد وسیم

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، ۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسن مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اس حدیثِ پاک میں زبان کی بے احتیاطی پر تنبیہ کی گئی ہے، یعنی بسا اوقات آدمی ایک بات کو بہت معمولی سمجھ کر کرتا ہے، اور اسے یہ خیال تک نہیں ہوتا کہ یہ بات کتنی سنگین اور غضبِ خداوندی کا موجب ہوسکتی ہے، مثلاً: کسی کا مذاق اُڑاتا ہے، کسی کی غیبت کرتا ہے، اَحکامِ الٰہیہ کے بارے میں کوئی غلط رائے زنی کرتا ہے، کسی مسلمان کی بے آبروئی کرتا ہے، منہ سے کوئی کلمۂ کفر بکتا ہے، اور ان ساری باتوں کو معمولی سمجھتا ہے اور مزے لے لے کر لوگوں کے سامنے ان کو بیان کرتا ہے، لوگ اس کی ان باتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، مگر یہ باتیں جو اس کے خیال میں بس معمولی سی ہیں، اس کے حق میں غضبِ الٰہی کا اور نعوذ باللہ بعض اوقات سلبِ ایمان کا موجب بن جاتی ہیں۔

"حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو لوگوں کے ہنسانے کے لئے بات کرے تو جھوٹ بولے، اس کے لئے ہلاکت ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

ایک تو لوگوں کو ہنسانا ہی ایک مسخرہ پن اور حلم و وقار کے منافی ہے، پھر اس مقصد کے لئے جھوٹی اور فرضی باتیں تراشنا اور بھی بُرا ہے، خصوصاً اگر اس کی اس غلط بیانی سے کسی مسلمان کی تحقیر یا کسی کی بے آبروئی ہوتی ہو تو اس کی ہلاکت میں کیا شک ہے؟ تاہم دل لگی اور مزاح کے طور پر اگر کوئی بات کی جائے (جو خلاف واقعہ نہ ہو) وہ اس حدیثِ پاک کی وعید میں داخل نہیں ہے۔

اس حدیثِ پاک میں زبان کی بے احتیاطی پر

تنبیہ کی گئی ہے، یعنی بسا اوقات آدمی ایک بات کو بہت معمولی سمجھ کر کرتا ہے، اور اسے یہ خیال تک نہیں ہوتا کہ یہ بات کتنی سنگین اور غضبِ خداوندی کا موجب ہوسکتی ہے، مثلاً: کسی کا مذاق اُڑاتا ہے، کسی کی غیبت کرتا ہے، اَحکامِ الٰہیہ کے بارے میں کوئی غلط رائے زنی کرتا ہے، کسی مسلمان کی بے آبروئی کرتا ہے، منہ سے کوئی کلمۂ کفر بکتا ہے، اور ان ساری باتوں کو معمولی سمجھتا ہے اور مزے لے لے کر لوگوں کے سامنے ان کو بیان کرتا ہے، لوگ اس کی ان باتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، مگر یہ باتیں جو اس کے خیال میں بس معمولی سی ہیں، اس کے حق میں غضبِ الٰہی کا اور نعوذ باللہ بعض اوقات سلبِ ایمان کا موجب بن جاتی ہیں۔

"حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو لوگوں کے ہنسانے کے لئے بات کرے تو جھوٹ بولے، اس کے لئے ہلاکت ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے۔"

ایک تو لوگوں کو ہنسانا ہی ایک مسخرہ پن اور حلم و وقار کے منافی ہے، پھر اس مقصد کے لئے جھوٹی اور فرضی باتیں تراشنا اور بھی بُرا ہے، خصوصاً اگر اس کی اس غلط بیانی سے کسی مسلمان کی تحقیر یا کسی کی بے آبروئی ہوتی ہو تو اس کی ہلاکت میں کیا شک ہے؟ تاہم دل لگی اور مزاح کے طور پر اگر کوئی بات کی جائے (جو خلاف واقعہ نہ ہو) وہ اس حدیثِ پاک کی وعید میں داخل نہیں ہے۔

بے مقصد باتوں سے پرہیز کی تاکید

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص کی وفات ہوئی تو کسی شخص نے (اسے مخاطب کرکے) کہا: "تجھے جنت کی خوشخبری ہو!" اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھے کیا خبر ہے؟ شاید اس نے کبھی کوئی بے مقصد لفظ بولا ہو، یا ایسی چیز کے دینے میں بخل کیا ہو جو کم نہیں ہوتی۔" (ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایسی چیزوں کو ترک کردے جو اس کے (دین یا دُنیا کے) کام کی نہیں۔" (ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

"حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ایک یہ ہے کہ غیر مفید باتوں کو ترک کردے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

جو باتیں یا کام شرعاً ممنوع نہیں، ان کو "مباح" کہا جاتا ہے، یعنی ان کا کرنا جائز ہے، پھر مباحات کی دو قسمیں ہیں، بعض تو وہ ہیں جن میں دین کا یا دُنیا کا کوئی فائدہ ہو، اور بعض ایسی بے مقصد اور بے فائدہ ہیں جن میں نہ دُنیا کا نفع ہو، نہ آخرت کا۔ ایسی چیزوں کو "لایعنی" کہا جاتا ہے، اور ان ارشاداتِ طیبہ میں ایسی لایعنی اور بے مقصد باتوں کے چھوڑنے کی ترغیب دی گئی ہے، اس لئے کہ آدمی کی زندگی بے مقصد چیز نہیں کہ اسے بے مقصد باتوں میں کھویا جائے، یہ بہت ہی قیمتی چیز ہے اس لئے اس کو زیادہ سے زیادہ قیمتی بنانا ہی عقل مندی ہے، اس لئے ایک مسلمان کے اسلام کا حسن اور خوبی اسی میں ہے کہ اپنے اوقاتِ عزیز کو بے مقصد چیزوں اور باتوں میں ضائع ہونے سے بچائے اور اس خداداد نعمت کی صحیح قدر پہچانے۔ جو شخص شغل بے کاری میں مشغول ہوکر اپنے اوقات ضائع کرتا ہے، قیامت کے دن اس کو حسرت و افسوس کا سامنا کرنا پڑے گا، اور ہوسکتا ہے کہ اس سے اس پر مناقشہ بھی کیا جائے کہ زندگی کے اوقات کو بے کار ضائع کرکے اس نعمت کی ناقدری و ناشکری کیوں کی؟

(جاری ہے)

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

قلم درکفِ دشمن است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

اس وقت چونکہ پوری دنیا پر استعمار کا غلبہ اور ارباب کفر کا تسلط ہے، نیز نظری، بصری اور سمعی میڈیا بھی ان کے قبضہ میں ہے، اس لئے اسلام دشمن عناصر، افراد اور قومیں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے ان کی نہایت ہی بھیانک تصویر پیش کرکے مسلمانوں کے خلاف جارحیت کے جواز کی تلاش میں مصروف ہیں، بلکہ وہ اپنے غلبہ اور تسلط کی بنا پر مشہور محاورہ: ''قلم درکف دشمن است''... قلم دشمن کے ہاتھ میں ہے... کے مصداق، جو چاہتے ہیں، اسلام اور مسلمانوں کی طرف منسوب کردیتے ہیں، لیکن اے کاش! کہ ان کی زبان، ہاتھ اور قلم روکنے کی کسی کو جرأت و ہمت نہیں، بلکہ کسی شریف انسان کو صحیح صورت حال لکھنے، بیان کرنے اور ان کے غلط پروپیگنڈا کا موثر جواب دینے کا خیال تک نہیں آتا۔

یوں تو روز اول سے اعدائے اسلام اس خوئے بد کا شکار اور اس لاعلاج مرض میں مبتلا چلے آرہے ہیں، لیکن اب تک دنیا بھر کے انصاف پسند حلقے اور حقائق آشنا افراد گاہ بگاہ اور وقتاً فوقتاً اس غلیظ پروپیگنڈا کی تہہ میں چھپے حقائق کی نشاندہی کردیا کرتے تھے، مگر اب ایسا لگتا ہے کہ شاید غلط کو غلط کہنے یا غیر جانبداری کا مظاہرہ کرنے والے افراد دنیا سے اٹھ گئے ہیں، غالباً اسی وجہ سے استعمار اور ارباب کفر کی ریشہ دوانیاں زوروں پر ہیں۔

دیکھا جائے تو آج کل اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اعدائے اسلام کا سب سے موثر ہتھیار یہ بدترین پروپیگنڈا ہے کہ نعوذ باللہ: ''اسلام دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے، اسلام تشدد پسند دین و مذہب ہے، اسلامی تعلیمات رحمت و شفقت اور انسانی ہمدردی سے خالی ہیں'' وغیرہ، چونکہ مسلمانوں کا دین و مذہب دہشت گردی اور تشدد پسندی کی تعلیم دیتا ہے، اس لئے مسلمان بھی بے رحم، سفاک، قاتل، دہشت گرد، تشدد پسند ہیں اور ان کو انسانیت کے ساتھ کسی قسم کی کوئی خیر خواہی، ہمدردی اور شفقت نہیں ہے، بلکہ وہ اغیار اور دشمنوں کے علاوہ خود اپنے مسلمانوں کی جانوں کے دشمن اور ان کے خون کے پیاسے ہیں، وہ اپنے مخالفین کو ٹھکانے لگانے اور ان کو نابود کرنے کے لئے اس حد تک جنونی ہیں کہ خودکش حملے کرکے مخالفوں کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو بھی ختم کردیتے ہیں... لہٰذا پوری دنیا کو ان کے

خلاف مل کر علم جہاد بلند کرنا چاہئے۔

جائے تو اس وقت جارحیت اور دہشت گردی کے خاتمہ کے عنوان سے عراق، افغانستان اور پاکستانی قبائلی علاقوں میں مسلمانوں کے کشت وخون کی بدترین صورت حال، اعدائے اسلام کی اسی مسلمان دشمنی کی مہم کا حصہ ہے۔

ایک بار پھر یہی کہنا پڑتا ہے کہ: ''قلم درکف دشمن است'' ورنہ حقیقت حال کا جائزہ لیا جاتا تو اندازہ ہوتا کہ اسلامی تعلیمات اور مسلمانوں کے اخلاق و اعمال کی جو تصویر اس وقت دنیا بھر کے میڈیا پر دکھائی جارہی ہے، وہ مسلمانوں کی نہیں، بلکہ معاندین اسلام کی خود تراشیدہ ہے، اس کا اسلام اور مسلمانوں کے اخلاق واعمال اور اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تصویر کا دوسرا رخ بھی پیش کیا جائے، تاکہ قارئین خود ہی فیصلہ فرماسکیں کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو انسان تو کیا جانوروں اور بے زبانوں پر بھی شفقت ورحمت کی تعلیم دی ہے، یہاں تک کہ اگر کسی جانور کو گوشت کھانے یا قربانی کرنے کے لئے ذبح کرنا مقصود ہو تو عین ذبح کے وقت بھی مسلمانوں کو اس کے ساتھ شدت، بے دردی اور بے رحمی سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور اگر کوئی جانور یا پرندہ موذی نہ ہو اور اس کی جان لینے کی کوئی معقول وجہ اور سبب نہ ہو تو اس کو قتل کرنے کو بھی نہ صرف بے رحمی سے تعبیر کیا گیا ہے، بلکہ مسلمانوں کو باور کرایا گیا ہے کہ کل قیامت کے دن اس کار عبث یا کسی جانور کی بلاوجہ جان لینے پر اس سے باز پرس کی جائے گی۔ چنانچہ اس سلسلہ کی چند اسلامی ہدایات ملاحظہ ہوں:

الف:... ''عن شداد بن اوس رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ تعالیٰ کتب الاحسان علی کل شیٔ، فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحۃ، ولیحدّ احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ۔'' (مسلم ج:۲، ص:۱۵۲، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ص:۲۲۹، ترغیب وترہیب، ص:۱۵۶، ج:۲)

ترجمہ:... ''حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنے کو لازم کیا ہے، پس اگر تم کسی کو (بطور سزا وقصاص) قتل کرو، یا کسی جانور کو ذبح کرو، تو خوبی اور نرمی کے ساتھ کرو، لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ اس کے لئے چھری تیز کرلیا کرے، تاکہ ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچائے۔''

صرف یہی نہیں، بلکہ فقہائے احناف تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ جانور کو ذبح کرنے کے بعد اُسے اتنا دیر تک چھوڑ دیا جائے کہ اس کا پورا دم نکل جائے اور وہ مکمل طور پر ٹھنڈا ہوجائے، اگر جانور کے مکمل ٹھنڈا ہونے سے قبل کسی نے اس کی کھال اتاری تو اس نے فعل مکروہ یعنی حرام کا ارتکاب کیا۔

ب:... ''عن ابن عباسؓ قال: مرّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی رجل واضع رجلہ علی صفحۃ شاۃ وھو یحد شفرتہ، وھی تلحظ الیہ ببصرھا قال: افلا قبل ھذا؟ او ترید ان تمیتھا موتتین، رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط، ورجالہ رجال الصحیح، ورواہ الحاکم: الا انہ قال: اترید أن تمیتھا موتات، ھلا احددت شفرتک قبل ان تضجعھا؟۔'' (ترغیب وترہیب، ص:۱۵۶، ج:۲)

ترجمہ:... ''حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس نے بکری کی گردن پر پاؤں رکھا ہوا تھا اور اسی حال میں چھری تیز کررہا تھا، اور بکری اس کے اس عمل کو دیکھ رہی تھی، آپ نے اس شخص کو فرمایا: تم نے یہ کام پہلے کیوں نہ کرلیا؟ تم چاہتے ہو کہ اس کو دو موتیں مارو؟... حاکم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ اس کو متعدد موتیں مارو؟ تم نے اس کو لٹانے سے پہلے اپنی چھری تیز کیوں نہ کرلی تھی؟''

ج:... ''وروی عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال: امر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بحد الشفار وان تواری عن البھائم وقال: اذا ذبح احدکم فلیجھز۔'' (ابن ماجہ، ص:۲۲۹، ترغیب وترہیب، ص:۱۵۸، ج:۲)

ترجمہ:... ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھریاں تیز کرنے کا حکم فرمایا اور یہ کہا کہ چھریوں کو تیز کرنے کے عمل کو جانوروں سے چھپا کر رکھا جائے، اور فرمایا کہ جب کوئی شخص جانور ذبح کرنے لگے تو پھرتی اور جلدی سے ذبح کیا کرے۔''

د:... ''عن الشريد رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من قتل عصفوراً عبثاً عج الى الله يوم القيامة يقول: يا رب ان فلاناً قتلني عبثاً ولم يقتلني منفعة۔''

(ابن حبان، ترغیب وترہیب ص:۱۵۸،۱۵۹، ج:۲)

ترجمہ:... ''حضرت شریدؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی چڑیا کو بے فائدہ مارے گا، قیامت کے دن وہ چڑیا اللہ تعالیٰ کے دربار میں شور مچا کر کہے گی کہ: اے اللہ! فلاں نے مجھے عبث اور بے فائدہ مارا تھا اور مجھے فائدہ اور نفع... کھانے یا علاج... کے لئے نہیں مارا تھا۔''

ہ:... ''عن ابی صالح الحنفی عن رجل من اصحاب النبی ﷺ رآه ابن عمرؓ قال: سمعت رسول الله ﷺ قال: من مثّل بذی روح، ثم لم يتب مثّل الله به يوم القيامة۔'' (مسند احمد ص:۹۲، ج:۲)

ترجمہ:... ''ایک صحابی جن کو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے دیکھا ہے، وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ: جو شخص کسی ذی روح جانور کو تکلیف پہنچائے، یا اس کا ناک کان کاٹ کر اس کا مثلہ کرے اور پھر توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ساتھ بھی وہی کرے گا جو اس نے کیا تھا۔''

اب اس کا فیصلہ قارئین خود ہی فرمائیں کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو اس قدر رحم دلی اور شفقت وخیر خواہی کی تعلیم دیتا ہو، کیا اس کا لایا ہوا اسلام اور اس کے ماننے والے ظالم، سفاک قاتل یا بے رحم ہوسکتے ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

اس کے مقابلہ میں جو لوگ مسلمانوں اور ان کے دین ومذہب کو دہشت گرد یا تشدد پسند اور قاتل وسفاک کہتے ہیں، ان کا طرز عمل بھی سب کے سامنے ہے؟ ان ہر دو تصویروں کو سامنے رکھ کر ہر شخص بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ قاتل وسفاک یا دہشت گرد وتشدد پسند کون ہے؟ مسلمان یا اسلام دشمن یہود ونصاریٰ؟

اس کے ساتھ ہی ہم مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہیں گے کہ وہ استعمار اور ارباب کفر کے پروپیگنڈا سے متاثر ہوکر ہمت نہ ہاریں اور نہ ہی دل چھوٹا نہ کریں، بلکہ حق وصداقت کا دامن تھام کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں اور اپنے قول، فعل اور عمل سے مخالفین کے پروپیگنڈا کو جھوٹا ثابت کر دکھائیں۔

بلاشبہ اسلام اور مسلمانوں کی روز اول سے یہی تاریخ رہی ہے کہ ان کے خلاف ہمیشہ بھرپور اور زوردار انداز میں پروپیگنڈا کیا گیا، مگر انہوں نے کبھی بھی پروپیگنڈا کا جواب پروپیگنڈا سے نہیں دیا، بلکہ انہوں نے عملیت پسندی کے ہتھیار کو اس مضبوطی سے تھاما کہ حق وصداقت کا جادو سر چڑھ کر بولنے لگا۔ الغرض آج بھی اس طرز عمل کو اپنایا گیا تو ایک وقت آئے گا کہ انشاء اللہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

صبح اٹھنا رزق بڑھاتا ہے

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں لیٹی ہوئی تھی، صبح کے وقت مجھے پاؤں سے ہلایا، پھر فرمایا: بیٹی! اٹھو اپنے پروردگار کے رزق پر حاضر ہو اور غافلوں میں سے نہ ہو، بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں کے رزق صبح صادق سے طلوع آفتاب کے درمیان تقسیم فرماتے ہیں۔ (بیہقی)

مولانا صہیب احمد خان، نئی دہلی

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے

دورِ حاضر کے ذرائع ابلاغ دہشت گردی کا لفظ بکثرت استعمال کررہے ہیں اور بعض سیاسی عناصر یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش بھی کررہے ہیں کہ نعوذ باللہ اس کا رشتہ اسلام سے ہے جبکہ تشدد اور اسلام میں آگ اور پانی جیسا بیر ہے، جہاں تشدد ہو وہاں اسلام کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے، اسی طرح جہاں اسلام ہو وہاں تشدد کی ہلکی پرچھائیں بھی نہیں پڑسکتیں۔ اسلام امن و سلامتی کا سرچشمہ اور انسانوں کے مابین محبت اور خیر سگالی کو فروغ دینے والا مذہب ہے جس کے بابت اللہ رب العزت خود فرماتا ہے:

"اے مومنو! امن و سلامتی میں پورے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو۔" (البقرہ:۲۰۸)

اسی طرح دوسرے مقام پر کچھ یوں حکم دیتا ہے:

"اور زمین میں اس کی درستگی کے بعد فساد مت پھیلاؤ۔" (الاعراف:۵۶)

جبکہ تشدد کا خمیر ظلم و جور اور وحشت سے اٹھتا ہے اور خونریزی و غارتگری سے اس کی کھیتی سیراب ہوتی ہے، کائنات کے جملہ ادیان و مذاہب میں انسانی جان کے احترام وقار اور امن و اطمینان کے ساتھ زندگی گزارنے کے حق کو اولیت دی گئی ہے ماشاء اللہ اس سلسلے میں اسلام کا درجہ سب سے عظیم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور جس کا خون کرنا اللہ نے حرام کردیا ہے، اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ ان کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ سمجھو۔" (الانعام:۱۵۱)

ان واضح اسلامی تعلیمات کے فیض سے دنیا میں انسانی جان کے تحفظ کا حیرت انگیز منظر سامنے آیا اور دنیا میں بڑی بڑی سلطنتوں کے اندر انسانی جان کی ناقدری کے خوفناک واقعات اور ہولناک تماشوں کے سلسلے اسلام کی آمد کے بعد موقوف ہوگئے اور دہشت و خونریزی سے عالم انسانیت کو نجات ملی انہیں تعلیمات کے باعث ایک مختصر مدت میں عرب جیسی خونخوار قوم تہذیب و شرافت کے سانچے میں ڈھل گئی اور احترام نفس و امن و سلامتی کی علمبردار ہوکر دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل گئی، جس کا نقشہ قرآن کریم نے کچھ اس طرح کھینچا ہے:

"اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچالیا۔" (آل عمران:۱۰۳)

آج انہیں اسلامی اقدار کو بدنام کرنے کی ہر چہار جانب کوششیں جاری ہیں۔

مذہب اسلام نے تشدد و دہشت گردی کی ہمیشہ مخالفت کی ہے اور امن و سلامتی کو فروغ دینے کی تلقین کی ہے، اسلام کسی بھی قسم کی دہشت گردی یا ظلم و تعدی کی قطعاً اجازت نہیں دیتا، اسلامی تعلیمات کے مطابق ظلم کا بدلہ تو لیا جاسکتا ہے، لیکن اگر مظلوم تجاوز کرگیا تو وہ بھی ظالم کی صف میں آجائے گا۔

ارشاد ربانی ہے:

"اور ان سے اللہ کی راہ میں لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (البقرہ:۱۹۰)

اسی سورۃ میں آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے اس بات سے بھی باخبر کردیا کہ بدلے کا معیار کیا ہونا چاہئے ارشاد ہے:

"جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر اسی طرح زیادتی کرو، جو تم پر کی اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔" (البقرہ:۱۹۴)

یعنی بدلہ لیتے وقت یہ بات ملحوظ رہے کہ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور اس کی گرفت بہت سخت ہے۔

دہشت گردی اور تشدد کے سلسلے میں اسلام کا موقف بالکل صاف اور واضح ہے کہ اسلام قتل ناحق کا مخالف ہے جس کی وعید قرآن کریم کچھ اس طرح بیان کرتا ہے:

"جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کرڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کردیا۔" (المائدہ:۳۲)

اسی طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا یا کسی کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اللہ کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے۔" (البخاری)

آج اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ مسلمان پوری کائنات میں اپنی دہشت گردی کے ذریعہ اسلام پھیلانا چاہتے ہیں جبکہ قرآن نے خود ان کے ان باطل افکار کی تردید کی ہے:

"دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے،
سیدھی راہ غلط راہ سے الگ کرکے دکھائی
جاچکی ہے۔" (البقرہ:۲۵۶)

اسی طرح قرآن کریم دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

"اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی
اور کی عبادت کرتے ہیں، انہیں گالی مت
دو۔" (الانعام:۱۰۸)

اسلام مذہبی عقائد اور اشاعت دین کے سلسلے میں نہایت انسان دوست اور بردبار ہے جبراً کسی پر بھی کوئی چیز تھوپنے کی یا حلق سے اتارنے کی کسی کو اجازت نہیں دی ہے اگر اسلام کا نام لے کر کہیں اور کبھی کوئی بھی دہشت گردی یا تشدد کا مظاہرہ کرتا ہے تو حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ مذہب اسلام سے ایک انحراف اور شریعت محمدیہ میں ایک تحریف کا فعل بد ہے جسے شریعت اسلامیہ کے بدترین استحصال پر محمول کیا جائے گا۔ اسلام اذیت پسندی اور فساد انگیزی کا روادار نہیں اسلام میں صرف مسلم معاشرہ کے اندر کسی بھی اختلاف کو ختم کرنے کے سلسلے میں تشدد سے کنارہ کشی کا حکم نہیں دیا گیا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح یا ایک خطے یا سرزمین پر رہنے والے مختلف مذاہب و ادیان کے لوگوں کے ساتھ بھی اعلیٰ درجے کے حسن اخلاق کی ہدایت دی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

"جن لوگوں نے تم سے دین کے
بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمہیں جلا وطن
نہیں کیا، ان کے ساتھ سلوک و احسان
کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے
اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو
انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"
(الممتحنہ:۸)

مذہب اسلام نے ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے اور ظالم کے روبرو حق کہنے پر زور دیا ہے اور اسے ایک حقیقی مومن کا ضروری وصف قرار دیا ہے، اسلام نے جہاں انسانی جان کی حرمت کا اعلان کیا ہے، وہیں یہ بھی وضاحت کی ہے کہ فتنہ وفساد برپا کرنے اور انسانوں کا خون بہانے والوں کو معاف بھی نہیں کیا جاسکتا، ارشاد ہے:

"پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی
ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ
برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔"
(الزلزال:۷،۸)

اس کے باوجود دور حاضر میں جب بھی دہشت گردی موضوع بحث بنتی ہے مغربی دانشور بالعموم اسلامی تحریکوں کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں اور بالخصوص فرشتہ صفت علماء اسلام نشانہ بنائے جاتے ہیں جبکہ قرآن کریم صریح لفظوں میں بیان کرتا ہے:

"اللہ سے اس کے وہی بندے
ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ
بڑا بخشنے والا ہے۔" (الفاطر:۲۸)

حالانکہ اس سلسلے میں اب تک کوئی مبینہ ثبوت فراہم نہیں کیا جاسکا ہے، اس لئے اسلامی تحریکوں یا اسلامی بیداری کے مخالفین کا یہ رویہ عدل و انصاف کے قطعی منافی ہے۔

دہشت گردی ایک وحشیانہ فعل ہے اور اسلام کے تہذیبی نظام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں، اسلام انسان کو صرف خدا کا خوف دلاتا ہے لہٰذا وہ کسی انسان کو اس کی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ لوگوں کو اپنا خوف دلائے اور انہیں خوفزدہ کرکے اپنے اغراض ومفادات حاصل کرے، اللہ رب العزت نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے حکم دیا:

"پس آپ نصیحت کردیا کریں
(کیونکہ) آپ صرف نصیحت کرنے
والے ہیں آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔"
(الغاشیہ:۲۱،۲۲)

معاشرے میں کشیدگی اسلام کو گوارا نہیں وہ تو ہر قسم کی کشمکش اور چپقلش ختم کرکے ایک پُرامن ماحول میں افراد کے درمیان الفت ومودت اور فلاحی کاموں میں اشتراک وتعاون کے مواقع پیدا کرنا چاہتا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

"اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت
کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن
تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت
ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی
بھائی ہوگئے۔" (آل عمران:۱۰۳)

تاکہ بندگان خدا یکسوئی کے ساتھ اپنی اور کائنات کی تخلیق کے مقاصد کی تکمیل میں بے روک ٹوک مشغول ہوجائیں دنیا میں اخلاص اور خدا ترسی کے ساتھ نیک اعمال کرکے آخرت کی کامیابی کا سامان مہیا کریں اور اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کے مستحق قرار پائیں:

"تو جو میرے راہ پر چلا تو ان پر کوئی
ڈر یا غم نہیں۔" (البقرہ:۳۸)

حاصل کلام یہ ہے کہ اسلامی تاریخ، روایات اور مزاج اس بات کے گواہ ہیں کہ اس نے کبھی دہشت گردی اور تشدد کی اجازت نہیں دی ہے اور دنیا میں جو اس نے عظیم انقلاب برپا کیا وہ اپنے اخلاق حسنہ کے زور پر کیا ہے جسے ہم صالح اور پُرامن انقلاب کا عنوان دے سکتے ہیں۔

☆☆..........☆☆

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو

انسانی حقوق اور اقوامِ متحدہ کی ذمہ داری

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام انسانی حقوق کے حوالہ سے ۳ تا ۵ نومبر ۲۰۰۸ء کو جینیوا (سوئٹزرلینڈ) میں منعقدہ بین الاقوامی سیمینار میں سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی تقریر کا اردو ترجمہ

سب سے پہلے میں آپ حضرات کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اقوام متحدہ کے اس ہیڈ کوارٹر میں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع عنایت کیا۔ چونکہ یہ تین روزہ سیمینار انسانی حقوق سے متعلق ہے جس میں دنیا بھر سے تقریباً ۵۹ ممالک کے منتخب نمائندے شریک ہیں، اس لئے میں کوشش کروں گا کہ عنوان کے حوالے سے کچھ باتیں آپ کے سامنے عرض کروں ہیومن رائٹس (انسانی حقوق) کی بہت بڑی اہمیت ہے اور اب وقت آن پہنچا ہے کہ انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے محنت کو تیز کیا جائے اور اقوام متحدہ کو بھی اس حوالے سے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

حقوق انسانی کا عالمی چارٹر جس کو UDHR (Universal Declaration of Human Rights) کہا جاتا ہے، اس کو ۱۹۴۸ء میں منظور کیا گیا تھا۔ ۴۸ ممالک نے اس ڈکلیریشن کی حمایت میں ووٹ دیا تھا، جن میں پاکستان بھی شامل تھا، اس کے بعد دنیا بھر کے اسلامی ممالک میں تنظیم OIC نے ۱۹۹۰ء میں قاہرہ میں ایک اجتماع کیا تھا۔ جس میں حقوق انسانی کے حوالے سے ایک چارٹر منظور کیا گیا تھا، جس کو (Cario Declration of Human CDHRI Rights in Islam) کا نام دیا گیا تھا، جس پر OIC میں شامل تمام اسلامی ملکوں کے وزرائے خارجہ نے دستخط کئے تھے۔ ایک اہم دستاویز ہے، ہم جس طرح CDHRI کا احترام کرتے ہیں اسی طرح UDHR کی بھی عزت کرتے ہیں اور ان دونوں دستاویزوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

اسلام کے لفظی معنی ہیں، سلامتی اور ایمان کے لفظی معنی ہیں امن۔ یہی سبب ہے کہ ہم مسلمان امن اور سلامتی کی بات کرتے ہیں، کیونکہ ہمارا دین ہمیں امن اور سلامتی کا درس دیتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ دنیا بھر کے لوگوں کو امن اور سلامتی نصیب ہو اور تمام لوگوں کو ان کے بنیادی حقوق ملیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور تمام آسمانی کتابوں میں حقوق انسانی کا تذکرہ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں نے بھی انسانی حقوق کے تحفظ کی بات کی ہے، اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا، وہ خطبہ انسانی حقوق کے سلسلہ میں ایک اہم پیغام تھا، ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر کا یہ خطبہ حقوق انسانی کا پہلا بین الاقوامی چارٹر تھا (First Internation Charter of Human Rights) اس وقت دنیا کی جو صورت حال بنی ہوئی ہے، اسی صورت حال میں امت مسلمہ یہ محسوس کررہی ہے کہ اقوام متحدہ کی تمام قراردادیں اور UDHR کے تمام قوانین صرف کمزور ممالک کے لئے ہیں، طاقتور ملک اقوام متحدہ کی قراردادوں اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی چارٹر کی کوئی پرواہ نہیں کر رہے ہے، آج کی اس بین الاقوامی کانفرنس میں چند اہم باتوں کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں:

☆......اس وقت فلسطین، عراق اور افغانستان میں بے گناہ لوگوں کا جو قتل عام ہو رہا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ انسانی حقوق کی (Violation) اور کھلم کھلا خلاف ورزی ہے، اس لئے اقوام متحدہ اس قتل عام کو فوری طور پر بند کرائے۔

☆......اسی طرح پاکستان کے قبائلی علاقہ جات (FATA) میں جس طرح باہر کے لوگ جبری طور پر آکر ہمارے بے گناہ لوگوں کو مار رہے ہیں اور بیرونی ممالک کے طیارے ہماری سرحدات کو روندتے ہوئے فاٹا میں جس طرح بمباری کررہے ہیں، اس پر پاکستان کو سخت تشویش ہے، میں مطالبہ کرتا ہوں ہماری سرحدات (Borders) کا احترام کیا جائے، اور ہمارے قبائلی علاقوں پر کی جانے والی بمباری کو بلاتاخیر رکوایا جائے۔

☆......کچھ عرصہ قبل ڈنمارک کے اخبارات نے اور اس کے بعد بہت سے مغربی ممالک کے اخبارات نے ہمارے آقا اللہ پاک کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ کارٹون اور خاکے شائع کئے، اس عمل سے ہمارے جذبات مجروح ہوئے، ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے

تمام پیغمبر قابل احترام ہیں، کسی بھی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کسی پیغمبر کی توہین کرے یا ان کے گستاخانہ کارٹون چھاپے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، اس عمل کو فوراً رکوایا جائے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس عمل کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کی دل آزاری ہے، آزادیٔ اظہار کا عنوان دے کر اس عمل کو کسی بھی قیمت پر جائز قرار نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق تمام مذہبوں کا احترام ضروری ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس عمل کے ذریعہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی بھی توہین کی گئی ہے، اس لئے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس عمل کے کرنے والوں کو سخت سزائیں دلوائی جائیں اور آئندہ کے لئے اس عمل کو نہ دھرانے کی ضمانت مہیا کی جائے۔

☆...... مسلمانوں کی بے گناہ بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی جس نے دس سال امریکا میں تعلیم حاصل کی اور Genetics میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، وہ ۲۰۰۲ء میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان واپس آئی اور دوبارہ ۲۰۰۳ء میں امریکا واپس گئی، جہاں پر اس نے نوکری اور ملازمت کے لئے مختلف اداروں میں درخواستیں جمع کرائیں اور پھر پاکستان واپس لوٹی۔

کراچی میں وہ اپنی والدہ کے ہاں مقیم تھی، ۳۰/مارچ ۲۰۰۳ء کو وہ گلشن اقبال کراچی سے اپنے تین معصوم بچوں سمیت ایئرپورٹ کے لئے ایک ٹیکسی کار میں سوار ہوئی، اسی دن اس کو کراچی سے راولپنڈی جانا تھا، لیکن افسوس کہ کراچی ایئرپورٹ پر پہنچنے سے پہلے ہی راستے میں اسے انٹیلی جنس کے اداروں نے اٹھالیا اور فوری طور پر اسے امریکا کی انٹیلی جنس ایجنسی FBI کے حوالے کردیا گیا، اس وقت اس کی عمر ۳۰ سال تھی، اس کے بڑے بیٹے کی عمر چار سال اور سب سے چھوٹے بچے کی عمر صرف ایک مہینہ تھی، کافی عرصہ تک وہ گم تھی، کسی کو پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے؟ اس کے وارث سخت پریشان تھے، اچانک برطانیہ کے ہاؤس آف لارڈز کے رکن لارڈ نذیر احمد نے ہاؤس آف لارڈز میں تقریر کی کہ پاکستان کی ایک عورت بگرام جیل میں قید ہے، جسے قیدی نمبر ۶۵۰ کہا جاتا ہے، اس پر وحشیانہ تشدد کیا جارہا ہے، جیل کے افسر اس کی عزت لوٹ رہے ہیں، اس عورت کو مرد قیدیوں کے ساتھ رکھا گیا ہے، اس انکشاف کے بعد برطانیہ کی ایک صحافی خاتون مس رڈلی پاکستان آئی اور اس نے بتایا کہ قیدی نمبر ۶۵۰ جو افغانستان کے بگرام ایئربیس والے جیل میں موجود ہے جس پر بے تحاشا تشدد کیا جارہا ہے، اس کی چیخ و پکار کی وجہ سے لوگ تڑپ اٹھتے ہیں وہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی ہیں۔ اس کے بعد ہم نے پاکستان کے سینیٹ میں احتجاج کیا، ہمارے ساتھیوں نے قومی اسمبلی میں احتجاج کیا، پورے پاکستان میں احتجاجی مظاہرے ہوئے، اس وقت ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو افغانستان سے امریکا منتقل کیا گیا ہے، زبردست کوششوں کے بعد اس کا ایک بچہ پاکستانی حکومت کے حوالے کیا گیا ہے جبکہ اس کے دو معصوم بچے ابھی تک گم ہیں، ہمیں شک ہے کہ ان دونوں بچوں کو قتل کردیا گیا ہے، ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی حالت انتہائی خراب ہے، اس کی زندگی خطرے میں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ انسانی حقوق کی (Violation) اور بدترین خلاف ورزی ہے، میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو فوراً آزاد کیا جائے، اقوام متحدہ اس سلسلہ میں ہماری مدد کرے۔

☆...... ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے پیغمبر محترم اور قابل احترام ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی کتابیں بھی محترم اور قابل احترام ہیں، کسی بھی شخص کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کسی پیغمبر یا اللہ تعالیٰ کی کسی کتاب کے بارے میں گستاخی کرے، لیکن افسوس کہ حال ہی میں نیدرلینڈ والوں نے قرآن پاک کے خلاف ایک فلم بنائی ہے، جس میں قرآن پاک کے خلاف گندی زبان استعمال کی گئی ہے اور قرآن پاک کو فتنہ اور فساد پھیلانے والی کتاب قرار دیا گیا ہے۔ یہ چیز کسی بھی قیمت پر برداشت کے قابل نہیں ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ایک منظم سازش کے تحت ہم مسلمانوں کے ساتھ زیادتی کی جارہی ہے جس کا سدباب ہونا چاہئے۔

☆...... پاکستان سمیت دنیا بھر کے کافی ممالک ایسے ہیں، جہاں پر غربت، بھوک، بیروزگاری، افلاس، تعلیم اور صحت کا فقدان ہے، لوگ سخت پریشان ہیں، میں اقوام متحدہ کی وساطت سے تمام امیر ملکوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ غریب ممالک کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے ان کی مدد کریں۔

☆...... اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ دہشت گردی ہے اور ہمارا ملک پاکستان دہشت گردوں کے نشانے پر ہے، ہم عرصہ سے دہشت گردوں کا ٹارگیٹ بنے ہوئے ہیں، پاکستان میں دہشت گردی کی وجہ سے بہت سارے نقصانات ہوئے ہیں، ہم دہشت گردی کی بھرپور مذمت کرتے ہیں، جہاں پر بھی کوئی دہشت گردی ہوئی ہے ہم نے اس کی مذمت کی ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ دہشت گردی کی تعریف مقرر کرنی چاہئے کہ دہشت گردی کی Defination کیا ہے؟ کیونکہ ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ آپ کس کو دہشت گرد کہہ رہے ہیں؟

ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت سی جگہوں پر کچھ لوگ اپنے تحفظ، اپنی دھرتی کے تحفظ، اپنے علاقہ کے تحفظ کے لئے جدوجہد کررہے ہیں، باہر سے کچھ لوگ آتے

ہیں، کسی علاقہ پر قبضہ کر لیتے ہیں اور اس علاقہ کے لوگوں پر جبری حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں لیکن مقامی لوگ اسے تسلیم نہیں کرتے، اس لئے وہ اغیار کو بھگانے کے لئے جدوجہد کا راستہ اختیار کرتے ہیں کیا، آپ ایسے لوگوں کو دہشت گرد (Terrorist) کہیں گے؟ ہم تو ایسے لوگوں کو آزادی کا علمبردار اور (Freedom Fighter) سمجھتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی قراردادوں میں بھی یہ وضاحت موجود ہے کہ اگر کوئی ملک کسی دوسرے ملک پر جبری قبضہ کرنے کی کوشش کرے تو اس علاقہ کے لوگوں کو اپنی دھرتی اور اپنے ملک کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

اس لئے میں گزارش کررہا ہوں کہ دہشت گردی کی تعریف یعنی (Defination) مقرر کی جائے، میں سمجھتا ہوں کہ جب تک دہشت گردی کے بنیادی اسباب ختم نہیں ہوں گے، جب تک دہشت گردی سے جان نہیں چھوٹے گی، میرے خیال کے مطابق طاقت کا ناجائز استعمال، کسی بھی ملک پر ناجائز قبضہ، لوگوں کو زبردستی اپنا غلام بنانے کی کوشش اور سیاسی اور سماجی ناانصافی دہشت گردی کے بنیادی سبب ہیں، ان چیزوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے، میرے خیال کے مطابق دہشت گردی کے عمل کو کسی مذہب یا قوم کے ساتھ منسلک کرنا درست نہیں ہے۔

☆...... میں آپ سے یہ بھی التماس کرتا ہوں کہ عدل وانصاف کے تمام قوانین دنیا بھر کے تمام ممالک پر یکساں طور پر لاگو کئے جائیں کیونکہ اس وقت سارے قوانین کمزوروں پر لاگو کئے جارہے ہیں جبکہ طاقتور ممالک ڈنڈے کے زور پر جو چاہتے ہیں کر لیتے ہیں اور ان کو روکنے اور ٹوکنے والا بھی کوئی نہیں ہوتا۔

☆...... اس وقت طاقتور ممالک جو اپنے آپ کو انسانی حقوق کا چیمپئن کہلواتے ہیں، وہ خود انسانی حقوق کو پامال کررہے ہیں، جس کی واضح مثال گوانتاناموبے، ابوغریب اور بگرام کے ٹارچر سیل ہیں، میں مطالبہ کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا تینوں بدنام زمانہ ٹارچر کیمپ فوری طور پر بند کروائے جائیں۔

☆...... میں امید کرتا ہوں کہ اقوام متحدہ کے اہلکار اور عہدیداران اور اس اجتماع میں موجود دنیا بھر کے ممالک کے نمائندے میری گزارشات پر ہمدردی کے ساتھ غور کریں گے اور ایسا ماحول پیدا کریں گے جس کے نتیجے میں دنیا بھر کے تمام لوگ امن وسکون کے ساتھ زندگی بسر کرسکیں اور اپنے اپنے عقیدے کے مطابق زندگی گزارسکیں۔

☆☆............☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

فرمودات حضرت شاہ صاحبؒ

۱:...... میرے دو ہاتھ ہیں، ایک میں صحابہ کرامؓ کا دامن ہے، دوسرے میں اہل بیتؓ کا اور میں خود حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔

۲:...... ختم نبوت کا ستارہ ہمیشہ تابندہ اور جگمگ وفروزاں رہے گا۔

۳:...... حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت پر جان بھی دینی پڑے تو اس سے گریز نہ کرو۔

۴:...... ہم خاندانی احراری اور ختم نبوت کے کارکن ہیں اور میری جماعت تو صرف ختم نبوت کی جماعت ہے۔

۵:...... ختم نبوت کا کام کرجاؤ آخرت میں کامیاب رہوگے۔

۶:...... ختم نبوت کا کام اس طرح کرو کہ جب تم نہ رہو تو بھی ختم نبوت کا چراغ نئی نسل کو روشنی دیتا رہے۔

۷:...... قادیانی بدترین اخلاق کے مالک ہیں، کیونکہ وہ نبی خلق عظیمؐ کی ختم نبوت کے منکر ہیں۔

۸:...... قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔

۹:...... ختم نبوت کا کام کرنے پر حضرت امیر شریعتؒ نے مارچ ۱۹۵۳ء میں فرمایا تھا: ’’نفیس شاہ نے اپنے نانا کا حق ادا کردیا ہے۔‘‘

۱۰:...... میری جان، مال، آل اور اولاد سب حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر صدقہ واری۔

مرسلہ: رضوان نفیس

پہلی قسط

مولانا سعید احمد جلال پوری

اسلامی نظریاتی کونسل کی مجتہدانہ تحقیق!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

کسی زمانہ میں اسلامی نظریاتی کونسل، واقعی اسلامی نظریات کی کونسل تھی اور اس کے معزز ارکان، اصحاب علم وفضل اور ارباب فہم وفراست تھے، اور اس کے فیصلے یا تجاویز واقعی اسلامی شریعت کی آئینہ دار ہوتی تھیں۔

مگر افسوس! کہ جس دن سے عقابوں کے نشیمن زاغوں کے تصرف میں آئے، اسلامی نظریاتی کونسل اپنی حیثیت و مقام سے یکسر محروم ہوگئی اور وہ ''ڈاکٹر خالد مسعود کے نظریات کی کونسل'' بن کر رہ گئی۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے ''نامور'' چیئرمین کے عقائد ونظریات پر اس سے قبل ماہنامہ بینات کی کئی اشاعتوں میں تفصیل سے گزارشات پیش کی جاچکی ہیں، اور ان کے دل و دماغ میں کلبلاتی باغیانہ سوچوں میں سے چند ایک پر مختصر سا تبصرہ بھی آچکا ہے۔

جناب ڈاکٹر خالد مسعود صاحب کو اپنے نظریات ومعتقدات سے رجوع اور توبہ کی توفیق تو کیا ہوتی، البتہ اس بار انہوں نے پھر اپنے عقائد و نظریات، بلکہ قلبی احساسات و رجحانات کی دوسری قسط قوم کے سامنے پیش کی ہے، جس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اسلام اور احکام اسلام کے بارہ میں کیا جذبات رکھتے ہیں؟ اور یہ بھی کہ اگر ان کا بس چلے تو وہ دین وشریعت کا حلیہ بگاڑنے میں کس حد تک سعی وکوشش فرماسکتے ہیں؟

چنانچہ روزنامہ جنگ کراچی نے اپنی سپرلیڈ میں اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین جناب ڈاکٹر خالد مسعود کے عقائد ونظریات کو اسلامی نظریاتی کونسل کے ''معزز'' ارکان کے اجلاس کے حوالے سے یوں نقل کیا ہے:

''اسلام آباد (نمائندہ جنگ) اسلامی نظریاتی کونسل کا کہنا ہے کہ شوہر کو تحریری طلاق کا مطالبہ کرنے والی بیوی کو ۹۰ روز کے اندر طلاق دینے کا قانونی پابند بنایا جائے۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں معینہ مدت کے بعد نکاح فسخ قرار پائے گا۔ کونسل نے نکاح نامے کی طرح طلاق نامہ بھی تجویز کیا ہے اور حکومت سے کہا ہے کہ نکاح کی طرح طلاق کی رجسٹریشن بھی کی جائے۔ اسلامی کونسل کا اجلاس ہفتے کو کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر خالد مسعود کی صدارت میں ہوا، جس میں کونسل نے رویت ہلال کے مسئلے کو غیر متنازع بنانے کے حوالے سے تجویز کیا ہے کہ مکہ مکرمہ کو مرکز بنا کر تمام مذہبی تہوار اسی کے مطابق منائے جائیں۔ کونسل نے قرار دیا کہ خواتین محرم کے بغیر حج پر جاسکتی ہیں.... کونسل کے اجلاس میں بتایا گیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل ملک میں رائج قوانین کے جائزے اور دیگر اہم موضوعات پر حکومت کو اب تک ۸۴ رپورٹیں پیش کرچکی ہے جو اہم سفارشات پر مشتمل ہیں، مگر اب تک کسی حکومت نے کونسل کی سفارشات کو درخور اعتنا نہیں سمجھا اور نہ ان کی بنیاد پر قانون سازی کے لئے قومی اسمبلی میں بحث کی ضرورت محسوس کی گئی، تاہم مقام مسرت ہے کہ گزشتہ دنوں صدر مملکت سے ملاقات میں جب اس طرف ان کی توجہ مبذول کروائی گئی تو انہوں نے پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر ڈاکٹر بابر اعوان کی سربراہی میں کونسل کی رپورٹوں کے جائزے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ کونسل کے تمام اراکین نے صدر کے اس اقدام کو سراہتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ اب کونسل کی سفارشات کو بہت جلد بحث کے لئے پیش کیا جاسکے گا.... فیملی لاز پر نظر ثانی کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کونسل نے سفارش کی ہے کہ قانون بنادیا جائے کہ بیوی اگر کبھی تحریری طور پر طلاق کا مطالبہ کرے تو شوہر ۹۰ دن کے اندر اسے طلاق دینے کا پابند ہوگا، وہ اگر ایسا نہیں کرے گا تو یہ مدت گزر جانے کے بعد نکاح فسخ قرار پائے گا۔ بیوی پابند ہوگی کہ مہر اور نان نفقہ کے علاوہ اگر کوئی اموال اور املاک شوہر نے اسے دے رکھی ہیں اور اس موقع پر وہ انہیں واپس لینا چاہتا ہے تو

فصل نزاع کے لئے عدالت سے رجوع کرے، یا اس کا مال اسے واپس کردے۔ کونسل نے نکاح فارم میں کچھ تبدیلیوں کی منظوری دیتے ہوئے نکاح نامے کی طرح طلاق نامہ بھی تجویز کیا ہے، اس کے مطابق ملک میں نکاح کی طرح طلاق رجسٹریشن کرانے کی سفارش کی گئی ہے۔ رویت ہلال کے مسئلے پر غور وخوض کے بعد کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے لئے خالص سائنسی طریقے سے مکہ مکرمہ کو مرکز بناکر چاند کی ولادت کے لحاظ سے پوری دنیا کے لئے ایک ہجری کیلنڈر بنادیا جائے اور تمام مذہبی تہوار اسی کے مطابق منائے جائیں.... کونسل نے محرم کے بغیر خواتین کے سفر حج کے بارے میں کہا ہے کہ دستور پاکستان اور دیگر ملکی قوانین کے تحت خواتین آزادی سے اندرون ملک اور بیرون ملک سفر کرسکتی ہیں۔ اس پر کوئی قدغن نہیں۔ سعودی عرب کے قوانین کونسل کے دائرہ اختیار میں نہیں آتے۔ کونسل نے نفاذ شریعت کے حوالے سے کچھ راہنما اصول منظور کئے ہیں، جنہیں نفاذ شریعت پر کونسل میں ہونے والی آئندہ ورکشاپوں میں علمائے کرام کے سامنے رکھا جائے گا۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے ۱۷۱ ویں اجلاس میں نادار اقرباء کی کفالت کے لئے قانون سازی کی سفارش کی اور اس کے لئے ایک ڈرافٹ منظور بھی کیا۔“

(روزنامہ جنگ کراچی، ۱۶/نومبر ۲۰۰۸ء)

جس شام کو اسلامی نظریاتی کونسل کی ”تحقیق“ قومی اخبارات کو جاری کی جارہی تھی، جیوٹی وی چینل کے نمائندے نے علماء کرام سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو کسی خوش فہم نے راقم کا نمبر دے دیا، حسن اتفاق کہ اس وقت راقم الحروف ایک مسجد میں طلبا کی نشست میں مصروف گفتگو تھا، جب انہیں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے رئیس دارالافتاء حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری کی طرف متوجہ کیا گیا، چنانچہ حضرت مفتی عبدالمجید صاحب نے بہت ہی خوبصورت انداز میں ڈاکٹر خالد مسعود کے ان جدید اجتہادات پر گرفت فرمائی، یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ حضرت مفتی صاحب کی اس پوری گفتگو کو تصویر کے بغیر ٹی وی پر سنایا گیا، تاہم اس سے اگلے دن کے اخبارات میں متعدد سیاسی زعماء اور مذہبی راہنماؤں نے بھی ڈاکٹر خالد مسعود کی اس نئی اُپج پر احتجاج فرمایا:

اسی طرح ۱۶/نومبر ۲۰۰۸ء کو روزنامہ امت کراچی کی ٹیم نے مفتی اعظم پاکستان کے جانشین اور دارالعلوم کراچی کے صدر مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، رویت ہلال کمیٹی کے سربراہ مفتی منیب الرحمن، جماعت اسلامی کے مولانا عبدالمالک اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی سے اسلامی نظریاتی کونسل کی حالیہ سفارشات کے بارہ میں استفسار کیا تو انہوں نے جو کچھ کہا، روزنامہ امت کراچی کی زبانی ملاحظہ ہو:

مفتی محمد رفیع عثمانی:

سوال: بیوی کے مطالبے پر شوہر کو ۹۰ روز میں طلاق دینے کا پابند کرنے کا جو فیصلہ اسلامی نظریاتی کونسل کے حوالے سے سامنے آیا ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی ادارہ ہے، اتفاق سے یہ رپورٹ جس کا ذکر آپ نے کیا، میری نظر سے نہیں گزری اور نہ ہی میں نے اس حوالے سے کہیں پڑھا ہے، ممکن ہے کہ اخبارات میں یہ شائع ہوئی ہو، لیکن اگر آپ اس پر بات کریں کہ ۹۰ روز میں شوہر بیوی کے تحریری مطالبے پر طلاق دینے کا پابند ہے تو اس کی شرعی حیثیت بڑی واضح ہے کہ یہ سراسر غیر شرعی معاملہ ہے، اس قسم کے کسی مطالبے پر عملدرآمد اور طلاق صادر ہوجانے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہوگی، کیونکہ یہ شریعت کے منافی ہے کہ بیوی تحریری طور پر شوہر سے جب طلاق کا مطالبہ کرے تو شوہر طلاق دینے کا ۹۰ روز کے اندر پابند ہو، ہاں ایک بات ہے بعض صورتوں میں نکاح کے وقت نکاح کی شرائط میں عورت کو طلاق کا حق دیا جاتا ہے، اس صورت میں طلاق کا یہ حق عورت کو حاصل ہے، وہ جب چاہے طلاق لے لے اور اسے شوہر دینے کا پابند ہوگا، تو ایسی کسی صورت میں اس نوعیت کے فیصلے کا اعلان ہوسکتا ہے، تاہم ایسی کسی شرط اور پہلے سے طے شدہ معاملے کے بغیر کسی طرح بھی یہ شرعی معاملہ نہیں ہوگا اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس طرح کے غیر شرعی معاملات کو فروغ دینا، انتہائی افسوسناک، قابل مذمت اور قہر الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

سوال: مفتی صاحب! اسلامی نظریاتی کونسل کا کہنا ہے کہ عورت کو مرد زبانی طلاق دے گا تو وہ موثر نہیں ہوگی، اس کے لئے ضروری ہے کہ نکاح کی طرح طلاق بھی رجسٹریشن کے عمل سے گزرے، اس بارے میں شرعی اصول کیا ہے؟

جواب: یہ غلط ہے کہ طلاق تحریری طور پر ہونا ضروری ہے، عہد رسالت سے

لے کر تمام خلفائے راشدین تک، اس کے بعد اور آج تک اس پر امت کا اجماع ہے کہ عورت کو طلاق دینے کے لئے مرد کا صرف کہہ دینا کافی ہے، اگر مرد برضا و رغبت عورت کو طلاق دے دے، اس کے لئے وہ تحریر نہ بھی لکھے تو بھی طلاق واقع ہوگئی، اب کسی صورت واپس نہیں ہوسکتی، لہٰذا اس معاملے کو تحریر اور کسی رجسٹریشن کے عمل کا پابند بنانا غیر شرعی ہے، اس قسم کے کسی فیصلے کا شریعت مطہرہ سے کوئی تعلق نہیں، یہ سراسر خود ساختہ فیصلہ ہے، جو شریعت اور اجماع امت سے متصادم ہے۔

سوال: مفتی صاحب! کونسل نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ عورت بغیر محرم کے حج کرسکتی ہے، حج کے حوالے سے جو محرم کے ساتھ جانے کی پابندی ہے، اس کی مخالفت کی ہے۔ حالیہ رپورٹ میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: عہد رسالت سے لے کر آج تک پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہیں کرسکتی اور سفر حج کے حوالے سے تو اس پر کوئی اختلاف نہیں، اب یہ نئی بات سامنے آرہی ہے کہ عورت بغیر محرم کے سفر حج کرسکتی ہے، یہ غیر شرعی ہے، اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ احادیث مبارکہ اور قرآن کریم سے ثابت ہے اور یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے، یہ شرعی معاملہ ہے، ۱۴۰۰سو سال ہوگئے اس حوالے سے کوئی ایسا اختلاف سامنے نہیں آیا، لیکن نہیں معلوم کہ کیوں اس طرح کے فیصلے سامنے آرہے ہیں کہ جو اسلامی نظام اور پوری شریعت مطہرہ کی توہین کے مترادف ہیں، ایسے فیصلے شریعت مطہرہ سے نہ صرف متصادم ہیں، بلکہ اس طرح کے فیصلے غضب الٰہی کو دعوت دیں گے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے فیصلوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اس پر کسی صورت عمل نہیں کیا جاسکتا۔

سوال: اسلامی نظریاتی کونسل کے حالیہ فیصلوں پر اگر حکومت عملدرآمد کرتی ہے تو اس کے کیا نتائج نکلیں گے؟

جواب: ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت ایسا نہیں کرسکتی، اگر واقعتاً اسلامی نظریاتی کونسل نے ایسے فیصلے کئے ہیں اور وہ ان پر عملدرآمد کی بھی خواہاں ہے تو یہ ایک انتہائی شرمناک عمل ہوگا، حکومت کو کسی طرح بھی ان غیر شرعی فیصلوں کو نافذ کرنے کا اختیار نہیں، پوری قوم سراپا احتجاج ہوگی، اسلامی نظریاتی کونسل کو ایسے کسی فیصلے یا سفارش کا اختیار نہیں ہے، علماء اس حوالے سے سخت ردعمل ظاہر کریں گے۔

مولانا عبدالملک:

س: اسلامی نظریاتی کونسل کی جانب سے بیوی کے تحریری مطالبے پر شوہر کو ۹۰ دن کے اندر طلاق دینے کا پابند کیا گیا ہے، اس پر آپ کا شریعت کے قوانین کی روشنی میں کیا تبصرہ ہے؟

ج: اسلامی نظریاتی کونسل کا یہ مطالبہ سراسر غیر اسلامی ہے، اس لئے کہ طلاق دینا شوہر کے اختیار میں ہے، اگر وہ طلاق نہیں دینا چاہتا تو اسے طلاق دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، یہ مرد کا اختیار ہے، عورت طلاق کا مطالبہ کرسکتی ہے، اس مطالبے کی صورت میں اگر عورت کا مطالبہ جائز اور اس کی شرعی وجوہات ہوں جو کہ تفصیلاً لکھی ہوئی ہیں تو ایسی صورت کے اندر عدالت شوہر کے خلاف مقدمہ کرے گی کہ وہ اپنی بیوی کو اس کا حق کیوں نہیں دیتا، ان وجوہات میں یہ بات شامل ہے کہ وہ نان نفقہ نہ دیتا ہو یا حقوق زوجیت ادا کرنے کا اہل نہ ہو، یا ظلم و زیادتی کرتا ہو، مار پیٹ کرتا ہو اور بیوی کی جان کو خطرہ ہو، ایسی صورت میں وہ خلع کا مطالبہ کرسکتی ہے اور طلاق کا بھی۔ عدالت بیوی کو انصاف دینے کے لئے شوہر کو بلائے گی اور عدالت میں اسے بلاکر اس سے طلاق دلوائے گی، یعنی عدالت از خود طلاق نافذ نہیں کرسکتی، ایسا نہیں ہوسکتا کہ عدالت شوہر کو بلائے بھی نہیں اور از خود اس کو عورت کے کہنے پر عدالت فارغ کردے، شریعت میں ایسا کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

س: نکاح نامے اور طلاق نامے کی دستاویزات کی کیا شرعی اہمیت ہے؟

ج: یہ دستاویزات قانونی اور معاشرتی ضرورت ہیں، ان کے تیار کرنے پر شریعت کو کوئی اعتراض نہیں، طلاق نامے کی بھی دستاویزی اہمیت اسی طرح ہے جس طرح نکاح کا ثبوت ہوتا ہے، طلاق نامہ بھی ایک ثبوت ہی ہوتا ہے کہ عورت کہہ سکتی ہے کہ اس شخص نے مجھے طلاق دی ہے، لیکن از خود طلاق واقع نہیں ہوجاتی۔

س: اسلامی نظریاتی کونسل کس پس منظر میں ان دستاویزات پر زور

دے رہی ہے؟

ج: اسلامی نظریاتی کونسل کے ارکان مغرب کے معاشرے سے متاثر ہیں اور وہ مغرب کی مغربیت کو ہمارے معاشرے میں لانا چاہتے ہیں، جو معاملات ہمارے معاشرے میں متنازعہ نہیں تھے، ان کو بھی متنازعہ بنانا چاہتے ہیں، وہ اس بات کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں دین کی تعلیمات کا فہم کم ہے، دین کا علم محض ایک رسمی کارروائی بن کر رہ گیا ہے، نکاح ایک معاہدہ ہے اور اس معاہدے کے گواہ ہوتے ہیں، اسلام نے ان معاشرتی رسوم ورواج کو نہیں چھیڑا ہے، جو اسلام کے خلاف نہیں ہیں، حتی کہ نابالغ کی شادی کا مسئلہ بھی اسی طرح ہے لیکن نابالغ کو شریعت یہ اختیار دیتی ہے کہ دونوں فریقین میں سے کوئی بھی بالغ ہونے پر اس معاہدے کو ختم کرسکتا ہے، یعنی اس کا اختیار نہیں چھینا، جو چیز غیر اسلامی ہے وہ یہ ہے کہ کسی نقصان یا جھگڑے کے تاوان کے طور پر مخالفین اپنے بچوں کا نکاح کردیں، یہ ایک غلط تصور ہے، لیکن نکاح کا عمل از خود غیر شرعی نہیں ہے، مگر مغربی معاشرے کو ہمارے اوپر مسلط کرنے والے یہ نہیں جانتے کہ ان کے معاشرے میں خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوچکا ہے، وہ ہمارے خاندانی نظام کو حسد کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں، اسلامی نظریاتی کونسل کے موجودہ ارکان یہاں مغربی کلچر آہستہ آہستہ رائج کرنا چاہتے ہیں، جس کے نتیجے میں خاندانی نظام مرجائے گا، وہ عورتوں کو دھوکا دے رہے ہیں، اور آئے دن معمولی معمولی بات پر عورتیں مردوں سے طلاق کا مطالبہ کریں گی اور محض یہ اطلاع دے دیں گی کہ میں نے طلاق کا مطالبہ کیا ہے اور پھر ۹۰ دن کے اندر طلاق کی دستاویزات عدالت سے لے کر اپنے گھر جاکر بیٹھیں گی، جس سے معاشرے میں ابتری پھیلے گی اور کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

مفتی منیب الرحمن:

سوال: مفتی صاحب! اسلامی کونسل کے حالیہ فیصلوں کے حوالے سے آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی ادارہ ہے، اس کا مینڈیٹ یہ نہیں ہے کہ یہ فیصلوں کو نافذ کرے، یہ صرف اپنی سفارشات بھیج سکتا ہے اور یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ اس کا مینڈیٹ یہ ہے کہ یہ ایسے قوانین جو شریعت سے متصادم ہوں، ان کی اصلاح کرے گا اور ان کو اسلامی تقاضوں کے مطابق کرے گا۔ بدقسمتی سے اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے مینڈیٹ سے انحراف کرتے ہوئے ایسے فیصلے شروع کردیے ہیں جو نہ صرف شریعت سے متصادم ہیں بلکہ قوم میں انتشار کا سبب بن رہے ہیں۔

سوال: گویا اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلوں کا تعلق شریعت سے نہیں ہے؟

جواب: جی! بالکل یہ ایک متوازی نظام لارہے ہیں جو اسلامی نہیں ہے، ان کے فیصلے شریعت مطہرہ کے یکسر منافی ہیں، یہ خود ساختہ فیصلے ہیں، جو امت کے اجماع کے بھی خلاف ہیں اور ان فیصلوں کو کسی طرح بھی اسلامی شریعت کے مطابق قرار نہیں دیا جاسکتا، بلکہ یہ متوازی فیصلے ہیں۔

سوال: عورت کو طلاق کا حق دیا گیا ہے، اسلامی نظریاتی کونسل کا کہنا ہے کہ عورت تحریری طلاق طلب کرے تو مرد ۹۰ روز میں طلاق دینے کا پابند ہے، بصورت دیگر طلاق از خود واقع ہوجائے گی؟

جواب: جی! یہ اسلامی نظریاتی کونسل کا از خود فیصلہ وسفارش ہے۔ شریعت کا اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، تنسیخ طلاق کا معاملہ بڑا واضح ہے۔ قرآن کریم و سنت سے یہ بات ثابت اور قرآن میں موجود ہے کہ اگر زوجین یہ سمجھیں کہ وہ اب اس مقام پر ہیں کہ جہاں وہ ازدواجی زندگی ایک ساتھ نہیں گزار سکتے تو اس صورت میں عورت اگر شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے تو شریعت نے اسے اجازت دی ہے کہ وہ مہر چھوڑ دے، یعنی اس سے دستبردار ہو جائے۔ اس صورت میں بھی مرد کی رضامندی سے عورت کو طلاق ملے گی۔ بصورت دیگر وہ عدالت سے رجوع کرے گی۔ اب جو فیصلہ سامنے آیا ہے، وہ عورت کو از خود طلاق کا حق دے رہا ہے، گویا اگر شوہر نے طلاق دینے میں ۹۰ روز سے زائد دن لگائے تو یہ طلاق از خود واقع ہوجائے گی۔ اس بارے میں دنیا میں کوئی قانون نہیں۔ شریعت مطہرہ تو دور کی بات ہے، خود مغربی قوانین میں بھی طلاق کے حصول کا ایک نظام ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے اسلام تو دور کی بات ہے، مغربی

نظام کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے، یہ شرعی نہیں شریعت سے متوازی فیصلہ ہے، اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

سوال: اسلامی نظریاتی کونسل کا کہنا ہے کہ محض زبانی طلاق کافی نہیں ہے، بلکہ تحریری ہونی چاہئے اور اس کی رجسٹریشن بھی ہونی چاہئے، جیسے نکاح کی ہوتی ہے؟

جواب: اسلام نے طلاق کا حق مرد کو دیا ہے، طلاق کا واقع ہونا شریعت کی رو سے مرد کے اقرار پر ہے، اگر مرد تسلیم کرتا ہے کہ اس نے طلاق دی ہے، تو وہ واقع ہوجائے گی، طلاق کے لئے کسی تحریر کی کوئی شرط نہیں، یہ زبانی بھی ہوجائے گی اور کوئی خاص مقام کا بھی تعین نہیں ہے، لہٰذا اب اگر طلاق کے موثر ہونے کے لئے صرف تحریری شرط لگادی جائے تو یہ شریعت کے منافی بات ہے، اس نوعیت کے کسی بھی فیصلے کا تعلق شریعت سے نہیں ہے، ہاں! اس معاملے میں صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ اگر حکومت یہ سمجھے کہ جس طرح نکاح کے لئے رجسٹریشن محض ایک انتظامی نوعیت کے معاملے کے طور پر ہوتی ہے، اس طرح طلاق دینے کے بعد کسی بھی عورت کو ایک تحریری ثبوت مل جائے کہ وہ مطلقہ ہے تو اس کی رجسٹریشن کرائی جاسکتی ہے، اس میں شرعی قباحت نہیں ہے، لیکن اگر کوئی یہ سمجھے کہ طلاق زبانی نہیں ہوتی، جب تک مرد تحریری طور پر لکھ کر طلاق نہ دے اور اس کی رجسٹریشن نہ ہوجائے، تو یہ سراسر غیر شرعی مسئلہ ہے، اس پر نہ تو عملدرآمد ہوسکتا ہے اور نہ ہی اس کو نافذ کیا جاسکتا ہے۔

سوال: مفتی صاحب! اسلامی نظریاتی کونسل کا کہنا ہے کہ عورت محرم کے بغیر حج پر جاسکتی ہے، آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: اول اسلامی حکومت کے قیام کے بعد سے لے کر آج تک امت کا اجماع ہے کہ محرم کے بغیر حج نہیں ہوسکتا، آج ایک نیا فیصلہ سامنے لاکر اسلامی نظریاتی کونسل صرف ایک متوازی شریعت بنارہی ہے، اس سے زیادہ اس پر کیا کہا جاسکتا ہے؟ خود عرب سمیت دنیا بھر کے تمام اسلامی ممالک میں یہ متفقہ معاملہ ہے، اب اس طرح اس معاملے کو متنازعہ بنایا جارہا ہے، اسلام نے عورت کو محرم کے ساتھ سفر کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا محرم کے بغیر حج پر نہیں جایا جاسکتا، اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

سوال: مفتی صاحب! اسلامی نظریاتی کونسل کے حوالے سے اب تک علماء کی کوئی واضح رائے سامنے نہیں آئی ہے، اس میں مصلحت کا دخل ہے یا محض عدم توجہ کے سبب ایسا ہوا؟

جواب: نہیں، ایسا نہیں ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل آج اپنے مینڈیٹ سے ہٹ چکی ہے، وہ ایسے فیصلے کرنے میں لگ گئی ہے جو کسی طرح بھی شرعی قوانین و اصولوں میں سے نہیں ہیں، وہ ایسا کرکے کس کو خوش کرنا چاہتی ہے؟ نہیں معلوم، لیکن ان فیصلوں کو نہ تو علماء کی حمایت حاصل ہے، نہ عوام کی بھی حمایت حاصل ہوگی۔

سوال: مفتی صاحب! اگر حکومت نے ان پر عملدرآمد کیا تو اس کے بعد کیا ہوگا؟

جواب: ہماری نئی حکومت کو ماضی کی حکومت سے سبق لینا چاہئے، سابق صدر مشرف کے دور میں اسلامی نظریاتی کونسل سے خواتین کے حقوق کا بل منظور کروایا گیا۔ حقوق نسواں کے بل کی علماء نے مخالفت کی، اسے شریعت سے متصادم قرار دیا۔ ۲۰۰۶ء میں بل منظور ہوا۔ ۲۰۰۷ء میں زوال کا آغاز ہوا اور ۲۰۰۸ء میں اقتدار چھن گیا، اب نئی حکومت کو فیصلہ کرلینا چاہئے کہ جب شریعت سے جنگ کی جائے گی، اسلامی قوانین کا مذاق اڑایا جائے گا، متوازی شریعت نافذ کرنے کے لئے اداروں کو استعمال کیا جائے گا تو پھر قہر الٰہی آئے گا اور حکومت بھی قائم نہیں رہے گی۔

سوال: اسلامی نظریاتی کونسل کے حالیہ فیصلوں کے حوالے سے علماء کیا متفقہ لائحہ عمل لارہے ہیں؟

جواب: ہم نے بات کی ہے، تمام مکاتب فکر کے علماء سے بات چیت کرکے کوئی حتمی لائحہ عمل سامنے لائیں گے، اس سلسلے میں ہماری بات ہورہی ہے، توقع ہے کہ رواں ہفتے میں ہم مشترکہ اجلاس میں متفقہ لائحہ عمل دیں گے۔ تاہم ایک بات واضح ہے، یہ فیصلے کسی طرح بھی شریعت سے تعلق نہیں رکھتے، ان کو کسی طرح بھی شرعی قرار نہیں دیا جاسکتا اور ان پر عملدرآمد کسی صورت نہیں ہونے دیا جائے گا۔

(جاری ہے)

کھانسی، نزلہ، زکام

کسی موسم یا کسی وقت کے پابند نہیں

ہمدرد کی مجرّب دوائیں ان کا علاج بھی ہیں اور ان سے محفوظ رہنے کی مؤثر تدبیر بھی

سُعالین

مُفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ سُعالین گلے کی خراش اور کھانسی کا آسان اور مؤثر علاج۔ آپ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر، سرد و خشک موسم یا گرد و غبار کے سبب گلے میں خراش محسوس ہو تو فوراً سُعالین لیجیے۔ سُعالین کا باقاعدہ استعمال گلے کی خراش اور کھانسی سے محفوظ رکھتا ہے۔

جوشینا

نزلہ، زکام، فلو اور اُن کی وجہ سے ہونے والے بخار کا آزمودہ علاج۔
جوشینا کا روزانہ استعمال موسم کی تبدیلی اور فضائی آلودگی کے مضر اثرات بھی دُور کرتا ہے۔
جوشینا بند ناک کو فوراً کھول دیتی ہے۔

لعوق سپستاں

نزلے زکام میں سینے پر بلغم جم جانے سے شدید کھانسی کی تکلیف طبیعت نڈھال کر دیتی ہے۔
اس صورت میں صدیوں سے آزمودہ ہمدرد کا لعوق سپستاں، خشک بلغم کے اخراج اور شدید کھانسی سے نجات کا مؤثر ذریعہ ہے۔
ہر موسم میں، ہر عمر کے لیے

صُدوری

مؤثر جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ خوش ذائقہ شربت۔ خشک اور بلغمی کھانسی کا بہترین علاج۔ صدوری سانس کی نالیوں سے بلغم خارج کر کے سینے کی جکڑن سے نجات دلاتی ہے اور پھیپڑوں کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہے۔ بچوں، بڑوں سب کے لیے یکساں مُفید۔
شوگر فری صُدوری بھی دستیاب ہے۔

سُعالین، جوشینا، لعوق سپستاں، صُدوری ــ ہر گھر کے لیے بے حد ضروری

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ دیکھیے:
www.hamdard.com.pk

Adarts-SJLS-1/2007

عبدالقدوس محمدی

توہینِ رسالت کی نئی جسارت

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سرکاری اور پرائیویٹ اسکولوں کی زبوں حالی اور زوال کا ہر روز ایک نیا منظر ہمارے سامنے ابھرتا ہے، ایسے محسوس ہوتا ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے بڑی تیزی کے ساتھ ہماری نظریاتی سرحدوں پر حملے کر کے ہمارا اسلامی تشخص ختم کر رہی ہیں، خدشہ ہے کہ اگر ان کو بے لگام چھوڑا گیا تو کفریہ تعلیم کے ذریعے یہ بچوں کے دل و دماغ بدلنے کی ناپاک سازشوں میں کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ جو قومیں اپنے بنیادی نظریئے اور مذہب کی حفاظت نہیں کرسکتیں، وہ برباد ہو جاتی ہیں۔ اکبرالہ آبادی نے کہا تھا:

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

کبھی اطلاع آتی ہے کہ اسلام آباد کے فرابلز انٹرنیشنل اسکول واقع ایف سیون تو میں اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے، کبھی پتا چلتا ہے کہ گورنمنٹ کالج لاہور کے نصاب میں فحش جنسی مواد کے ساتھ ساتھ شراب اور خنزیر کو بھی جائز قرار دیا گیا ہے، کبھی معلوم ہوتا ہے کہ ایچی سن کالج میں شعائر اسلامی کا تمسخر اڑایا جاتا ہے، کبھی خبر آتی ہے کہ ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور کی طرف سے تیسری جماعت کی کتاب ''میری نئی کتاب'' کے صفحہ ۱۳۱ پر سورۂ فاتحہ کی آیات میں تحریف کی گئی ہے اور کبھی اسی بورڈ میں موجود قادیانیوں کی وجہ سے چوتھی جماعت کی اسلامیات کی کتاب کے ص ۷ پر سورۂ ماعون کی آخری آیت غائب کر دی جاتی ہے، اسی طرح انگلش میڈیم اسکولوں میں بھی پڑھائی جانے والا نصاب اسلام دشمن مواد پر مبنی ہوتا ہے، جس سے نہ صرف ہمارا اسلامی تشخص مجروح ہوتا ہے بلکہ مسلمانوں کی نئی نسل ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت گمراہ کی جاتی ہے۔ انگلش میڈیم اسکولوں میں پڑھائی جانے والی تاریخ کی کتاب "Oxpfor History for Pakistan" کے باب "The Teaching of Islam" میں واضح طور پر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بارے میں شکوک وشبہات پھیلانے کی ناپاک جسارت کی گئی ہے۔

حال ہی میں صوبہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور کے علاقہ والٹن کینٹ میں واقع قربان ایجوکیشنل ٹرسٹ کی طرف سے جان بوجھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بدترین توہین کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ اس اسکول میں گزشتہ دو سال سے تیسری جماعت کے طلباء و طالبات کو ایک کتاب ''قربان آگہی'' پڑھائی جارہی ہے، جس میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی صریحاً توہین کی گئی ہے، اس کتاب کے صفحہ ۲۲ پر ایک باب ہیرو/رول ماڈل ہے، اس باب میں بتایا گیا ہے کہ ہیرو کون ہے اور اس میں کون سی خوبیاں اور خصوصیات ہونی چاہئیں؟ پھر لکھا ہے: ہمارے معاشرے کے کچھ اچھے ہیروز: ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قائد اعظم محمد علی جناح، سرسید احمد خان، محترمہ فاطمہ جناح، عبدالستار ایدھی، سر قربان علی (قربان اسکول کا مالک)۔

پھر بچوں سے سوال پوچھا گیا ہے: ان لوگوں میں کیا خصوصیات ان کو ہیرو کا درجہ دیتی ہیں۔ اس کے آگے اسکول کے مالک قربان کی بڑی رنگین تصویر دے کر بچوں سے پوچھا گیا ہے کہ ایک اصلی ہیرو اور آج کل کے ہیرو میں کیا فرق ہے؟ ظاہر ہے کہ بچہ نفسیاتی طور پر اسکول انتظامیہ سے مرعوب ہوتا ہے، اسے ڈر ہوتا ہے کہ اگر اس نے ہیرو کے طور پر اسکول کے مالک کا نام نہ لکھا تو ممکن ہے، کلاس ٹیچر اسے ڈانٹے یا اسکول سے باہر نکال دے، لہٰذا وہ مسٹر قربان کا نام لکھنے پر مجبور ہوگا، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ دیگر شخصیات کے تقابل کی ضرورت کیوں پڑی؟ حالانکہ ان میں سے تو بعض شخصیات اسلام بیزار، سیکولر اور بے دین ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان شخصیات کو ایک ہی فہرست میں شامل کرنا صریحاً توہین رسالت کے زمرے میں آتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سردار المرسلین، خاتم النبیین اور وجہ تخلیق کائنات ہیں، قرآن مجید کی بے شمار آیات آپ کی شان میں نازل ہوئیں، آپ کی ذات گرامی سے دیگر شخصیات کا تقابل کرنے والے گستاخ رسول اور مردود ہیں۔

اس کتاب کے صفحہ ۱۱ پر سادگی کے عنوان سے دیئے گئے، مضمون کی پہلی سطر میں حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہے جبکہ سطر کے اوپر جوتے کی تصویر بنائی گئی ہے۔(نعوذ باللہ)

یہ کتاب بازار میں عام دستیاب نہیں لیکن اسکول انتظامیہ نے اردو بازار کے ایک پبلشر الطاف ایجوکیشنل پبلشرز بنگالی گلی اردو بازار لاہور سے شائع کروا کر تمام اسٹاک اپنے پاس محفوظ رکھا اور تیسری کلاس کے ہر بچے سے زبردستی ۷۰ روپے وصول کرکے اسے یہ کتاب دی گئی، یہ بھی یاد رہے کہ ”قربان آگہی“ نامی کتاب بچوں کے نصاب میں شامل نہیں، لیکن اسے دوسری کتابوں کی طرح باقاعدگی سے اسکول میں پڑھایا جاتا ہے، دوسرا یہ بھی ظاہر ہے کہ اسکول میں بچوں کو یہ کتاب سہواً نہیں بلکہ عمداً پڑھائی جاتی رہی، بتایا گیا ہے کہ شروع میں بچوں کے والدین نے جب اس کتاب کی اشاعت پر احتجاج کیا تو مسٹر قربان نے نہایت اکھڑ اور غیر شائستہ لہجے میں کہا کہ آپ اَن پڑھ لوگ ہیں، میں بہتر جانتا ہوں کہ کتاب میں کون سی چیز اچھی ہے اور کون سی بُری۔ اب اسکول انتظامیہ کی طرف سے ایک غیر مبہم معافی نامہ بچوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ چند شرپسند یہ معاملہ اچھال رہے ہیں، لہٰذا یہ معاملہ ختم کردیا جائے، اسے کہتے ہیں: ”چوری اور سینہ زوری“ اسکول انتظامیہ نے پہلے توہین رسالت کا ارتکاب کیا اور بعدازاں مسلمانوں کے احتجاج پر انہیں شرپسند کا لقب دے دیا۔

ذرائع نے بتایا ہے کہ قربان اسکول کے لیڈیز اسٹاف میں اکثریت قادیانیوں کی ہے، یہ قادیانی ٹیچرز بچوں کے ذہن میں ہر روز اسلام دشمن زہر گھولتی رہتی ہیں۔ حال ہی میں ایک سینئر قادیانی ٹیچر مسز ماجد کا انتقال ہوا تو اس کا جنازہ گھر سے قربان اسکول لایا گیا، جہاں مسٹر قربان علی نے نہ صرف دیگر قادیانی اسٹاف کے ساتھ اس کے لئے دعائے مغفرت کی بلکہ

امام العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے فرمایا:

”جو کوئی فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے اپنے آپ کو لگادے گا، اس کی جنت کا میں ضامن ہوں۔“

”اگر ہم ختم نبوت کا کام نہ کریں، تو گلی کا کتا بھی ہم سے اچھا ہے۔“

انتخاب: **محمد شعیب**، کراچی

تین دن تک اس قادیانی ٹیچر کے لئے پورے اسکول میں قرآن خوانی کی گئی۔

اس متنازعہ کتاب کے خلاف ۲۷/ اکتوبر ۲۰۰۸ء کو تحفظ ناموس رسالت محاذ کے زیر اہتمام قربان اسکول کے باہر زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا، مظاہرین نے گستاخان رسول اسکول انتظامیہ کے خلاف شدید نعرے بازی کی اور کئی گھنٹے تک روڈ بلاک کئے رکھا۔ اس موقع پر مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت محاذ کے سربراہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرکے انہیں فوری طور پر گرفتار کیا جائے، انہوں نے کہا کہ اگر مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے بھی گستاخانِ رسول کی سرپرستی جاری رکھی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ (ق) لیگ (ن) لیگ کی حکومت میں کوئی فرق نہیں، اگر پنجاب حکومت نے ملزمان کو گرفتار نہ کیا تو حالات خراب ہونے کی تمام تر ذمہ داری حکومت پنجاب پر ہوگی۔

ہم یہاں نہایت افسوس کے ساتھ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام دوستی کے حوالے سے پنجاب حکومت کا ریکارڈ بہت تسلی بخش نہیں ہے، (ن) لیگ کا ایم پی اے ملزمان کی پشت پناہی کررہا ہے، اس کے علاوہ پاکستان بھر میں خصوصاً پنجاب کے مختلف علاقوں میں قادیانی سرعام آئین، قانون اور عدالتی فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلواتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے، شعائر اسلامی کا تمسخر اڑاتے اور اسلامی مقدس شخصیات و مقامات کی توہین کرتے اور اس راستہ میں رکاوٹ بننے والے مسلمانوں کو بڑی بے دردی سے قتل کردیتے ہیں جبکہ پنجاب حکومت اس سلسلہ میں پُراسرار خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے، اس کے باوجود ہم زنجیر عدل ہلاتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس واقعہ کا فوری طور پر نوٹس لیں اور اس کتاب کے پبلشر الطاف ایجوکیشنل پبلشرز بنگالی گلی اردو بازار لاہور قربان اسکول کے مالک مسٹر قربان علی، کتاب کو تیار کرنے والے مسز عابدہ محمود، مس سعدیہ سعید، مسز ناہید نعیم، مس صائمہ خان، مس ساجدہ پروین اور سید یاسر علی کے خلاف قانون توہین رسالت کا ارتکاب کرنے پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵سی کے تحت مقدمہ درج کیا جائے اور ملزمان کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو ایسی ناپاک حرکت کرنے کی جرأت نہ ہوسکے۔

☆☆..........☆☆

رپورٹ: حافظ محمد فرقان انصاری

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم

خصوصی رپورٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام ستائیسویں آل سندھ ختم نبوت کانفرنس ۲۱/نومبر ۲۰۰۸ء کو دوپہر بارہ بجے مرکزی جامع مسجد ختم نبوت میں منعقد ہوئی۔ پہلی نشست کی صدارت جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سینئر نائب امیر وکیل ختم نبوت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد ہالیجوی نے کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی صرف کافر اور مرتد ہی نہیں بلکہ یہ لوگ زندیق ہیں یعنی اسلام کو کفر اور کفر کو اسلام بتاتے ہیں ان کے ہاں جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا نبی مانتا ہو مگر مرزا قادیانی کو نہ مانتا ہو وہ کافر ہے۔ یہ بات مرزا ناصر محمود نے قومی اسمبلی میں بھی تسلیم کی تھی، اس لئے یہ لوگ کافروں اور مرتدوں سے بھی بدتر ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر حضرت لدھیانوی شہیدؒ کے خلیفۂ مجاز حضرت علامہ مولانا احمد میاں حمادی نے جمعۃ المبارک کی نماز پڑھائی۔

دوسری نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر حضرت مولانا عبدالواحد کوئٹہ نے فرمائی، سندھ کے معروف خطیب اور جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا صبغۃ اللہ جوگی نے اپنے بیان میں کہا کہ آج ہر جگہ مسلمان رسوا اس وجہ سے ہے کہ اس نے اپنے نبی کی عزت وناموس کی حفاظت میں سستی کردی یا یوں کہیں کہ روگردانی کرلی جس کی وجہ سے آج ہر جگہ مسلمان غلامانہ زندگی گزار رہا ہے۔ قادیانیوں سے یارانہ رکھنے والو! قادیانیوں کی موت پر غمزدہ ہونیوالو! قیامت میں مرزا قادیانی نہیں محمد رسول اللہ ﷺ شفاعت کریں گے مگر تم کس منہ سے حوض کوثر پر پانی مانگنے جاؤ گے؟ قادیانیوں کے حامی یا ان سے یارانہ لگانے والے میری نظر میں قادیانیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہیں، اس وجہ سے کہ قادیانی ہمارے آگے تو نہ آئیں گے نا! مگر یہ قادیانیوں کے حامی اور انکے یار ہماری گود میں بیٹھ کر قادیانیت کے لئے جاسوسی کریں گے یہ ہمارے لئے سب بڑا خطرہ ہیں۔ قادیانیوں کے حامیوں کو ان سے زیادہ دشمن رکھیں، قادیانیوں کا حامی یا انکے لئے نرم گوشہ رکھنے والا در حقیقت دل ہی دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور غدار ہے۔

بعد نماز عصر تیسری نشست کا آغاز ہوا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایک نجی ٹی وی چینل کی جانب سے غدار پاکستان قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کی ناپاک زندگی پر پروگرام پیش کیا جانا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پاکستان بننے میں لاکھوں سید زادیوں کے مقدس لہو سے حد درجے کی غداری ہے۔ آخری نشست کی صدارت جرنیل ختم نبوت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی نے فرمائی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، خطیب پاکستان مولانا عبدالغفور حقانی، میرپور خاص کے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی، کوئٹہ کے مبلغ مولانا محمد یوسف، صوبہ بلوچستان کے امیر مولانا عبدالواحد خان، صاحبزادہ مولانا احمد علی عباسی، جے یو آئی سانگھڑ کے راہنما مولانا عبدالغفور مینگل، مفتی حفیظ الرحمان رحمانی، مولانا محمد راشد مدنی نے بھی خطاب کیا مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرزا قادیانی کو انگریز نے اپنے مفادات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کھڑا کیا اس کا اسلام یا اسلام کے نام پر بنے ملک سے کوئی واسطہ نہیں۔ نامور قادیانی ظفر اللہ خان نے ملک کا پہلا وزیر خارجہ بنتے ہی ملک کے سفارت خانوں میں خاص منصوبہ بندی کے تحت قادیانیوں کو متعین کیا، قادیانی حکومتی اداروں میں گھس کر پارلیمنٹ، سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور وفاقی شرعی عدالتوں کے تاریخی فیصلوں کو ختم کرانے کی بھیانک منصوبہ بندی کررہے ہیں، مگر جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے حقیقی جانشین زندہ ہیں ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیں گے، انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی اسرائیلی فوج میں بھرتی ملک کے لئے خطرناک ہے اور یہ سب حکومت کے علم میں ہے اسرائیل کبھی پاکستان کا خیرخواہ نہیں ہوسکتا، قادیانی اسرائیل سے دہشت گردی کی ٹریننگ لیکر پاکستان آتے ہیں اور ملک میں حالات خراب کرتے ہیں، مولانا عبدالواحد نے اپنے خطاب میں کہا کہ تحفظ ختم نبوت پر قوم کسی قسم کا کوئی سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس مسئلے پر قوم ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

جرنیل ختم نبوت و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی نے کہا

کہ عقیدۂ ختم نبوت پر سودے بازی کرنے والے یا قادیانیوں کیلئے نرم گوشہ رکھنے والے مسلمان نہیں کہلا سکتے، متحدہ کے قائد الطاف حسین کو سوچنا ہوگا کہ وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں رہنا پسند کرتے ہیں یا مرزا غلام احمد قادیانی کے دامن میں جانا چاہتے ہیں؟ ایک مسافر دو کشتیوں میں سوار ہوکر ڈوب تو سکتا ہے مگر منزل تک نہیں پہنچ سکتا، دل ایک ہے، دماغ ایک ہے، جان ایک ہے، ایک دل، دماغ اور جان میں دو کی محبت نہیں سما سکتی، ایک دل میں یا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رہ سکتی ہے یا نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی کی، یا مسلمانوں کی محبت سما سکتی ہے یا قادیانیوں کی، ایک دل میں دو کی محبت نہیں سما سکتی اس لئے الطاف حسین قادیانیوں کی حمایت ترک کردیں اور اپنی آخرت خراب نہ کریں، مجھے یقین ہے کہ مسلمان الطاف حسین کی اس پالیسی پر خوش نہیں، اس لئے کہ قادیانیوں سے ہمارا کسی زمین پر تکرار نہیں، پیسوں پر جھگڑا نہیں، مال وملکیت کی بات نہیں قادیانیوں سے ہماری جنگ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہے انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ کہکر مانا ہے قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی معاذ اللہ خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعتِ اسلام کے لئے دوبارہ قادیان میں آیا، اور (نعوذ باللہ) قادیانی بکتے ہیں کہ جب محمد رسول اللہ مکہ میں آئے تو پہلی رات کے چاند کی مانند بے نور اور جب مرزا بے ایمان کی شکل میں قادیان میں آئے تو چودھویں کے رات کی چاند کی طرح روشن تھے، معاذ اللہ، یہ صرف ہماری باتیں نہیں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے اپنے تاریخ ساز فیصلوں میں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے بلکہ آپ کا مذاق اڑایا ہے، انہوں نے کہا کہ نوجوانو! تمہارے سندھ میں کاروکاری کی رسم عام ہے حالانکہ اس کا شرعاً کوئی وجود نہیں اور زنا کے ثبوت کے لئے جو طریقہ ہے وہ اسٹیج پر بیٹھے مفتیوں کو پتا ہے کہ کتنا سخت ہے مگر اس کو غیرت کا نام دے کر بے چاری مسلمان بچیوں کو قتل کردیا جاتا ہے حالانکہ اس سے زیادہ غیرت مسلمانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر آنی چاہئے، انہوں نے کہا کہ میری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کے قتل کی نہ اجازت دیتی ہے اور نہ دعوت دیتی ہے مگر قادیانی اپنے کفریہ عقائد کو اسلامی عقائد بتا کر ملک میں انتشار پھیلا رہے ہیں، میری جماعت قادیانیوں کے خلاف آئینی جنگ لڑ رہی ہے اور لڑتی رہے گی، میری جماعت کی جانب سے قادیانیوں پر اعلیٰ عدالتوں میں کئی توہین رسالت اور امتناع قادیانیت لاء کے مقدمات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ہم پاکستان کے آئین کا احترام کرتے ہیں اور آئینی جنگ لڑ رہے ہیں جس میں حکومت کو بھی ہمارا ساتھ دینا چاہئے، جبکہ دوسری جانب پاکستان کے آئین کے مخالف قادیانی جنہیں پاکستان کے آئین نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے وہ اس آئین کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے کو تیار نہیں اس لئے حکومت کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کو آئین کا پابند کرے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پاکستان کے آئین کا مکمل احترام کرتی ہے، کانفرنس میں مفتی محمد یعقوب بگٹی، دارالعلوم حسینیہ شہداد پور کے شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم، مولانا عبدالواحد ماکوڑائی، حافظ محمد زاہد حجازی، حافظ محمد طارق حمادی، مفتی امان اللہ بلوچ، مولانا محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی حنفی، وکلاء ختم نبوت امام بخش بلوچ ایڈوکیٹ، عبدالحکیم کھوسو ایڈوکیٹ، جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد عثمان سموں، حاجی محمد ہاشم، قاری محمد عباس، شہری اتحاد کے محمد خان پنہور، جماعت اسلامی کے عبدالعزیز غوری، پنوعاقل سے حافظ شہاب الدین، جامع مسجد کے حاجی محمد اسماعیل، حاجی محمد امین میمن، قاری عبدالرحمان السدیسی، قاری عطاء الرحمن، مولانا عبدالجبار تھری و دیگر معززین نے خصوصی شرکت کی، مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں میں تحفظ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کفر وارتداد پر مشتمل حلف نامہ ہونا چاہئے جس سے قادیانیوں کے بچے تعلیمی اداروں میں خود کو مسلمان ظاہر نہ کرسکیں، اسکے علاوہ ہماری نوجوان نسل کو قادیانیت کا علم ہی نہیں ہے کہ وہ کون ہیں بس عام کافر نہیں سمجھا جاتا ہے، اس لئے اسکولز وکالجز و یونیورسٹیز کے تعلیمی نصاب میں رد قادیانیت پر مبنی مضامین شامل کیے جائیں۔

مولانا عبدالغفور حقانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت ایک ایسا مسئلہ ہے کہ تمام امت مسلمہ کا سب سے پہلے جس مسئلے پر اتفاق ہوا وہ ایک ہی تھا، منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد پر تمام صحابہ کا اجماع یہ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کی دلیل ہے، اسلام کی خاطر کم وبیش ستائیس جنگیں ہوئیں ان میں تمام شہداء صحابہ کی تعداد کم و بیش ڈھائی سو کے لگ بھگ تھی، جبکہ جھوٹے نبی مسیلمہ کذاب کے خلاف جو جہاد ہوا اس ایک جہاد میں بارہ سو صحابہؓ و تابعینؒ نے اپنی جانوں کا نذرانہ دیا، جن میں سات سو جید عالم قاری اور قرآن کے حافظ تھے، یہ دراصل صحابہ کا اپنے ماننے والوں کو سبق تھا کہ جب ناموس رسالت کا مسئلہ آئے تو سب باتیں پس پشت ڈالنا اور ناموس رسالت کیلئے میدان میں نکل آنا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی، سامعین کا شوق و جذبہ قابلِ دید تھا۔ آخر میں رقت انگیز دعا کے ساتھ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم میں منظور کی جانیوالی قراردادیں

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم الشان اجتماع نائب امیر مرکزیہ حضرت سید نفیس الحسینی شاہؒ، مولانا محمد اسجد مدنی نوابشاہ، مجلس کے مقامی امیر حاجی محمد اسلم مغل مجاہد ختم نبوت عبدالشکور جمالی، کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ رب العالمین تمام مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔

☆ قادیانیوں کی اندرون سندھ بڑھتی ہوئی غیر آئینی ارتدادی سرگرمیوں کو کنٹرول کیا جائے اور قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے۔

☆ توہین رسالت اور امتناع قادیانیت لاء کے جتنے مقدمات اعلیٰ عدالتوں میں قادیانی حربوں کی وجہ سے التواء کا شکار ہیں یہ اجتماع سپریم کورٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے سوموٹو کے اختیارات استعمال کرتے ہوئے انہیں فوری طور پر نمٹانے کے احکامات جاری کرے۔

☆ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مفتی محمد جمیل خانؒ اور مولانا نذیر احمد تونسویؒ سمیت تمام شہداء کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی سیکیورٹی کا معقول انتظام کیا جائے۔

☆ یہ اجتماع صدر آصف علی زرداری کے خصوصی رفقاء میں قادیانیوں کی شمولیت پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔

☆ پاکستان کی ایٹمی توانائی کے ادارے میں ایک حساس عہدے پر سکہ بند قادیانی قابض ہو چکا ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحقیقاتی اداروں سے قادیانیوں کو نکالا جائے۔

☆ ملک کے پانچ ہزار سے زائد کلیدی عہدوں پر قادیانی قابض ہیں، قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

☆ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر خالد محمود نے طلاق کے مسئلے پر غیر اسلامی سفارشات پیش کی ہیں انہیں برطرف کیا جائے اور اس کی جگہ غیر متنازعہ اسلام پر عبور رکھنے والا عالم دین نامزد کیا جائے، اور اسلامی نظریاتی کونسل کی ہی سفارشات کہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

☆ آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں حد سے متجاوز ہو رہی ہیں۔ یہ اجتماع آزاد کشمیر کے صدر و وزیر اعظم سے مطالبہ کرتا ہے کہ امتناع قادیانیت ایکٹ پر سختی سے عملدرآمد کیا جائے۔

☆ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا عبدالعزیز کو فوری اور غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے اور جامعہ حفصہ کی دوبارہ تعمیر سرکاری اخراجات پر کروائی جائے اور جامعہ فریدیہ کے طلباء پر قائم مقدمات واپس لئے جائیں۔

☆ وزیرستان، وانا، باجوڑ، سوات سمیت ملک میں امریکی بمباری کو رکوایا جائے اور اپنے ملک میں آپریشن بند کیا جائے، اور مقامی طالبان کے جائز مطالبات مان کر انہیں مذاکرات کی میز پر لایا جائے۔

سیاسی اور فروعی اختلافات کو پس پشت ڈال کر قومی یکجہتی کا مظاہرہ کیا جائے

پشاور (نامہ نگار) جامع مسجد پشاور کینٹ کے خطیب مولانا سمیع اللہ جان فاروقی نے اپنے خطاب جمعہ میں ملک میں پیدا شدہ صورت حال پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ غیروں کی سازشوں میں پھنس کر آج صرف پاکستان ہی میں نہیں اکثر اسلامی ممالک میں ایک ہی جیسی خطرناک صورت حال پیدا ہو چکی ہے اسلام دشمن قوتوں نے ایک منصوبے کے تحت ملت اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کر کے خانہ جنگی کی صورت میں آپس میں ایک دوسرے کے خون کا پیاسا بنا دیا ہے، آج قاتل بھی مسلمان اور مقتول بھی اسلام کا دعویٰ کرنے والا ہے، اس وجہ سے نہ تو ہماری سرحدیں محفوظ ہیں اور نہ ہی کسی کی جان محفوظ دکھائی دیتی ہے، ہر طرف ظلم وفساد کا دور دورہ ہے، قرآن کریم میں امت رسول عربی کی صفت: "اشداء علی الکفار رحماء بینھم" بیان کی گئی ہے مگر افسوس کہ آج ہم اپنے طرز عمل سے اسے غلط ثابت کر رہے ہیں، اس کی بنیادی وجہ ہمارا اسلامی احکامات کو پس پشت ڈالنا ہے۔ مولانا نے دردمندانہ انداز میں کہا کہ وقت اور حالات کا تقاضا ہے کہ پوری ملت اسلامیہ خصوصاً پاکستانی مسلمان اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا احساس کرتے ہوئے ندامت کے آنسو بہائیں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسلامی انقلاب لانے کا عزم کریں اور قرآن وسنت کو مشعل راہ بنا کر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور امداد کو طلب کریں، مولانا نے کہا کہ غیر مسلم اقلیت قادیانیت نے ارتدادی اور کفریہ سرگرمیوں میں تیزی پیدا کر دی ہے پاکستان میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس موجود ہے اور محافظین قانون کی فوج ظفر موج موجود ہونے کے باوجود یہ غیر مسلم اقلیت قانون کی دھجیاں اڑاتے ہوئے ملک و ملت کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ اگر آج بھی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں تو یقیناً ملک عزیز کی اس بگڑتی ہوئی صورت کی بنیاد میں قادیانیت غیر مسلم اقلیت کا کردار واضح نظر آئے گا مولانا نے مشائخ عظام، علماء کرام، خطباء ملت اور اہل پاکستان سے اپیل کی وہ وطن عزیز کی بقا اور سالمیت اور استحکام کی خاطر اپنے سیاسی، گروہی اور فروعی اختلاف کو بھول کر مکمل یکجہتی کا مظاہرہ کریں اور ایک سیسہ پلائی دیوار بن کر پرچم ختم نبوت کے زیر سایہ متحد ہو کر اسلام کی سربلندی، اسلامی نظام کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

رپورٹ: ابوارسلان صدیقی

مولانا محمد اکرم طوفانی کا دورۂ سندھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی ۷ دن کے تبلیغی و اصلاحی دورہ پر اندرون سندھ تشریف لائے۔ مولانا طوفانی نے سکھر، پنوں عاقل، سانگھڑ، میرپور خاص، کنری، ٹنڈو آدم، بجاول اور کراچی میں عظیم الشان اجتماعات سے خطاب فرمایا، ان پروگراموں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد حسین ناصر، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا راشد مدنی اور مولانا محمد علی صدیقی بھی شامل رہے۔

پہلا پروگرام: ۱۸/ ذوالقعدہ کو سکھر میں ہوا، دن میں مولانا طوفانی نے مولانا قاری خلیل احمد بندھانی کی دعوت پر جامعہ اشرفیہ سکھر میں طلبا سے خطاب فرمایا اور رات کو مسجد الفاروق گھنٹہ گھر میں ایک جلسہ سے خطاب کیا۔ مولانا طوفانی کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا محمد علی صدیقی نے بھی سامعین سے خطاب فرمایا۔

دوسرا پروگرام: ۱۹/ ذوالقعدہ کو حضرت مولانا عبدالصمد ہالیجوی کے مدرسہ پنوں عاقل میں بعد نماز عصر ہوا جس میں مولانا طوفانی نے عقیدۂ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ رات کو بعد نماز عشاء مرکزی عیدگاہ پنوں عاقل میں عشق مصطفیٰ کانفرنس سے مولانا محمد اکرم طوفانی کا بیان ہوا، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا راشد مدنی کے بیانات بھی ہوئے صدارت صاحبزادہ مولانا غلام اللہ ہالیجوی نے کی۔ کانفرنس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احباب مولانا اظہر حسین، جناب شیخ عبدالغفار، جناب محمد ایاز، قاری عبدالقادر اور دیگر دوستوں نے کیا تھا۔

تیسرا پروگرام: ۲۰/ ذوالقعدہ کو سانگھڑ کے قریب چک نمبر ۲۲ میں ہوا، وہاں جانے سے قبل حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد حسن عباسی کے پاس حاضری دی، مولانا طوفانی کے علاوہ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد نذر عثمانی اور محمد صدیق نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے دعائیں حاصل کیں اس کے بعد چک نمبر ۲۲ سانگھڑ کی جامع مسجد میں عشاء کے بعد ایک جلسے سے خطاب کیا، اس پروگرام میں مولانا طوفانی کے علاوہ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد نذر عثمانی کے بیانات ہوئے۔ پروگرام کا اہتمام مولانا عبدالحمید اور مولانا نور محمد نے کیا تھا۔

چوتھا پروگرام: ۲۱/ ذوالقعدہ کو میرپور خاص جامع مسجد مدنیہ میں بعد نماز عشاء پروگرام ہوا، جس میں مولانا محمد اکرم طوفانی کا بیان ہوا، اسٹیج سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی تھے جبکہ نگرانی کے فرائض مولانا شبیر احمد کرنالوی اور مولانا حفیظ الرحمٰن فیض نے ادا کئے۔

پانچواں پروگرام: ۲۲/ ذوالقعدہ بعد نماز فجر مدنی مسجد میں درس قرآن کریم ہوا، اس کے بعد ڈاکٹر امداداللہ ہمدانی کی معیت میں کنری کا سفر ہوا، جناب جاوید ہمدانی بھی ہمراہ تھے۔ مولانا طوفانی کا جمعہ کا خطاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام بخاری مسجد کنری میں ہوا اور مولانا محمد علی صدیقی کا بیان مکہ مسجد میں ہوا اور بعد نماز عشاء ٹنڈو آدم میں ستائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے مولانا طوفانی نے خطاب کیا، جس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم نے علامہ احمد میاں حمادی کی نگرانی میں کیا تھا، اس کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن کے علاوہ مولانا محمد مراد ہالیجوی، مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا عبدالغفور حقانی نے بھی خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا راشد مدنی نے انجام دیئے۔ مولانا محمد طاہر نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کے ہمراہ انتظام سنبھالے ہوئے تھے۔

چھٹا پروگرام: ۲۳/ ذوالقعدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وڑو کے زیراہتمام ہوا، اس پروگرام میں مولانا طوفانی کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فاضل مبلغ کراچی مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد یعقوب شجاع آبادی کے بیانات ہوئے، آخری بیان مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم والوں کا ہوا۔

ساتواں پروگرام: ۲۴/ ذوالقعدہ کو کراچی میں ہوا، بعد نماز ظہر مولانا محمد اکرم طوفانی کا بیان جامع مسجد فردوس اور دارالعلوم صفہ میں ہوا، مولانا محمد علی صدیقی کا بیان جامع مسجد رحمانیہ نئی آبادی میں ہوا اور مولانا اللہ وسایا کا بیان بعد نماز ظہر مکہ مسجد میں طلبا اور عوام الناس سے ہوا اور اس کے بعد جامعہ عمر میں مولانا علی سعید کی دعوت پر علماء کرام کے ایک اجلاس میں شریک تمام علماء کرام نے مسئلہ ختم نبوت پر کام کرنے اور قادیانیت کا مقابلہ کرنے کا عزم کیا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی نے بھی شرکت کی۔ رات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد عبداللہ کوٹھ میں ختم نبوت کانفرنس سے مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی اور دیگر علماء کرام کا بیان ہوا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری کا دوسرا نام ہے، اس زمین پر قادیانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار ہیں اور علامہ اقبال نے بہت پہلے کہہ دیا تھا کہ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے اور اس کی دلیل آج بھی موجود ہے کہ سینکڑوں قادیانی اسرائیل کی ڈیفنس فورسز میں بھرتی ہیں۔ ان حضرات نے واضح اعلان کیا کہ قادیانی جو کلیدی عہدوں پر براجمان ہیں ان کو فوراً برطرف کیا جائے، اس لئے کہ یہ کلیدی عہدوں پر بیٹھ کر ملک کے حالات خراب کر رہے ہیں۔

☆☆..........☆☆

محبت ہی سے یہ دنیا نظر آباد آتی ہے

مولانا نسیم احمد غازیؔ، مراد آباد انڈیا

زباں پر عشقِ پیغمبرؐ کی جب روداد آتی ہے
تو ہر جانب سے آوازِ مبارک باد آتی ہے

ملا دردِ محبت جن کو وہ اہلِ سعادت ہیں
انہیں کے دل کی بستی بس نظر آباد آتی ہے

جہانِ رنگ و بو کیا ہے تماشا گاہِ الفت ہے
محبت ہی سے یہ دنیا نظر آباد آتی ہے

کہیں ہے داستانِ قیس و لیلیٰ تو کہیں ہم کو
نظر شیریں کی صورت، سیرت فرہاد آتی ہے

لگا دو عشق کے خیمے، دیئے الفت کے جلوا دو
کسی دل کی اگر بستی نظر برباد آتی ہے

برس جاتی ہے دل کے گلستاں پر نور کی بارش
بہاریں مسکراتی ہیں جب ان کی یاد آتی ہے

عجب اک ربط ہے اشک رواں کو ان کی یادوں سے
جھڑی اشکوں کی لگتی ہے جب ان کی یاد آتی ہے

مرے اشک رواں گویا کہ ہیں تسبیح کے موتی
مسلسل ہیں رواں یہ بھی مسلسل یاد آتی ہے

نہیں ہے دلبرانِ مہ جبیں سے واسطہ مجھ کو
مجھے تو ہر نفس اپنے نبی کی یاد آتی ہے

صحابہؓ یاد آتے ہیں، ائمہؒ یاد آتے ہیں
نبیؐ کی یاد لے کر ان سبھی کی یاد آتی ہے

یہ عزمِ نصرت دیں جو ہوا ثابت قدم بیشک
خدائے پاک کی اس کے لئے امداد آتی ہے

ترے محبوب کا ہوں ایک ادنیٰ امتی یا رب
نہ عرض مدعا آتا ہے نہ فریاد آتی ہے

بہارانِ دلِ غازیؔ پہ ہے انوار کی بارش
محمد مصطفیٰ صلِ علیٰ کی یاد آتی ہے

رپورٹ: مولانا زاہد وسیم

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا راولپنڈی

کے اجتماعات سے خطاب اور دفتر کا افتتاح

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ تنظیمی و تبلیغی دورہ پر راولپنڈی تشریف لائے جہاں آپ نے ۱۴/نومبر جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد مرکزی گلشن آباد اکال گڑھ میں دیا، جس کے بانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا محمد رمضان علویؒ تھے۔ مرحوم ایک عرصہ تک اس مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور یہ مسجد اہل حق کا مرکز رہی ہے۔ اس وقت مسجد کے امام وخطیب مولانا حافظ عبدالرحمٰن علوی ہیں جو مولانا مرحوم کے فرزند ارجمند ہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے مولانا محمد رمضان علویؒ اور ان کے فرزند مولانا سعید الرحمٰن علویؒ کو خراج تحسین پیش کیا اور مرحومین کے صاحبزادگان، حافظ قاری ابوبکر خالد، حافظ جلیل الرحمٰن کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

۱۴/نومبر بعد نماز عصر مولانا شجاع آبادی نے شیخ محمد اسلام چاؤلہ کی صاحبزادی کا نکاح شیخ محمد سعید چاؤلہ کے فرزند ارجمند سے پڑھایا اور خاندان کے لئے اتحاد و اتفاق کی دعا کی اور دونوں بھائیوں کو اس رشتہ پر مبارک باد پیش کی۔

۱۴/نومبر بعد نماز عشاء جامع مسجد طیبہ خیابان سرسید میں درس حدیث کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر سیر حاصل گفتگو کی، انہوں نے قومی پریس کے حوالہ سے بتلایا کہ قادیانی ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کے تعاون سے قومی اسمبلی میں کوئی قرارداد لانے کا ارادہ رکھتے ہیں، جس میں ان کے خلاف بنائے گئے قوانین کو ختم کردیا جائے گا، انہوں نے حکمرانوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکمرانوں نے ایسی کوئی احمقانہ قرارداد لانے کی کوشش کی تو اس کا بھرپور تعاقب کیا جائے گا۔

۱۵/نومبر ۱۱ سے ۱۲ بجے جامعہ رحمانیہ للبنات عزیز آباد ڈھوک بھاما میں خواتین و بنات سے خطاب کرتے ہوئے انہیں خبردار کیا کہ ان کے گھروں میں قادیانی خواتین آکر تبلیغ کرتی ہیں، عالمات، حافظات، قاریات اور مسلم خواتین کا فرض بنتا ہے کہ وہ ایسی خواتین کو اپنے گھروں میں داخل نہ ہونے دیں، انہوں نے پروگرام کے آخر میں سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

۱۵/نومبر بعد نماز عصر جامعہ المدینہ ختم نبوت چاکرو نئی آبادی میں دراسات دینیہ کا سہ سالہ کورس کا آغاز کیا اور فضائل علم پر خطاب کیا اور نوجوانوں کو کورس میں شرکت کی دعوت دی۔

۱۵/نومبر بعد نماز عشاء جامع مسجد الرحمٰن نزد تھانہ نیو چوک میں مقامی امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی مشتاق احمد مدظلہ کی صدارت میں منعقدہ ایک اجتماع سے خطاب کیا اور سامعین کو ان کے شاندار ماضی اور جاندار قیادت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ، حضرت مولانا محمد رمضان علویؒ، حضرت مولانا قاری محمد امینؒ، حضرت مولانا عبدالحکیمؒ کی خدمات کے حوالہ سے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی صلاحیتوں کو صرف کرنے کی اپیل کی، سامعین نے یقین دلایا کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مذکورہ بالا قائدین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مولانا قاضی مشتاق احمد اور ان کے رفقاء نے سامعین کی پرتکلف عشائیہ سے تواضع کی اور پروگرام رات گئے تک جاری رہا۔

۱۶/نومبر ۹ بجے صبح رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی خاندان کے چشم و چراغ چودھری عبدالرحمٰن لدھیانوی نے مولانا شجاع آبادی کو پرتکلف ناشتہ دیا، جس میں مولانا زاہد وسیم سمیت کئی ایک احباب نے شرکت کی۔ مذکورہ بالا تمام پروگراموں میں مقامی مبلغ مولانا زاہد وسیم کی رفاقت و معیت انہیں حاصل رہی بلکہ مندرجہ بالا پروگرام موصوف نے مولانا محمد طیب مبلغ اسلام آباد کے مشورہ سے ترتیب دیئے۔

راولپنڈی دفتر کا افتتاح:

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تنظیمی

دورہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے راولپنڈی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کا افتتاح کیا گیا، افتتاحی تقریب کی صدارت مقامی مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری زرین احمد نے کی۔ تقریب میں مجلس اسلام آباد کے ناظم اعلیٰ قاری عبدالوحید قاسمی، مبلغ مولانا محمد طیب، مولانا زاہد وسیم، نور محمد قریشی، آغا محمد ربانی، خالد خان، محمد زاہد، سلیم جان نے شرکت کی۔

واضح رہے کہ دواخانہ ختم نبوت نیو چوک راولپنڈی کی عمارت الحاج حکیم قاری محمد یونس ایم اے عرصہ دراز سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو وقف کر چکے ہیں، چونکہ عمارت کے کچھ حصہ میں حکیم صاحب کے اہل و عیال رہائش پذیر تھے۔ متبادل بندوبست ہونے پر حکیم صاحب نے مجلس سے درخواست کی کہ دفتر بحال کیا جائے۔ چنانچہ ۱۶/ نومبر ساڑھے گیارہ بجے صبح افتتاحی تقریب منعقد ہوئی، جس کے مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ تقریب میں حکیم محمد یونس ایم اے نے دفتر کی چابیاں مجلس کے نئے مبلغ مولانا زاہد وسیم کو پیش کیں، بعدازاں حاضرین مجلس کو حکیم صاحب نے پرتکلف ظہرانہ دیا۔

۱۶/ نومبر بعد نماز عصر جامع مسجد صدیق اکبرؓ النور کالونی کھنہ پل میں درس حدیث کے اجتماع سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد طیب نے خطاب کیا۔ درس میں کثیر تعداد میں اہل علاقہ نے شرکت کی۔ مولانا نے قادیانیت کے غلط عقائد پر سیر حاصل گفتگو کی اور سامعین سے قادیانیوں کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا اور سامعین نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے علاقہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کو برداشت نہیں کریں گے۔

☆☆......☆☆

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے بارے میں تاثرات

سالہا سال سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کانفرنس چناب نگر میں شرکت کا ارادہ کرتا رہا اور مجلس کے ذمہ داروں سے خصوصاً مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ سے وعدہ بھی کرتا رہا، مگر اتفاقات ایسے پیدا ہوتے رہے کہ میں شریک نہ ہوسکا۔ اس مرتبہ پہلی دفعہ مولانا جمیل الرحمن اختر کی معیت میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ شمع محمدی کے پروانوں اور ختم نبوت کے متوالوں کو قافلوں، بسوں اور جلوسوں کے ذریعہ شرکت کا منظر دیکھا جو کہ نہایت ہی روح پرور اور ایمان افروز تھا۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی آنے والے مہمانوں کا استقبال کرتے اور انتظامی امور میں بھی سرگرم تھے، عصر سے کچھ دیر پہلے ہم جلسہ گاہ پہنچے کچھ دیر کمرے میں ٹھہرے، عصر کی نماز جماعت سے ادا کی، نماز عصر میں ہزاروں افراد موجود تھے جو کہ قابل دید منظر تھا، عصر کے بعد کی نشست سوال و جواب کی تھی خاص طور پر قادیانیت کے حوالے سے سوال جواب تھے، سوالوں کے جواب دینے والے بزرگ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا تھے، مغرب تک یہ نشست رہی، نماز مغرب کے بعد مجلس ذکر اور فضائل ذکر پر بیان حضرت مولانا ارشد الحسینی مدظلہ نے فرمایا اور ذکر کروایا نماز عشاء تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہ مجلس نہایت روحانی، نورانی وجدانی کیفیت سے بھرپور رہی۔ عشاء کے فوراً بعد تلاوت قرآن حکیم مولانا قاری احسان اللہ فاروقی نے فرمائی اور باقاعدہ نشست کا آغاز ہوا، علماء کرام کی کثیر تعداد نے خطاب کیا چند ایک نمایاں حضرات کا ذکر کئے دیتا ہوں۔ حضرت مولانا عبدالحمید لندن والے، جمعیت اہل حدیث مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا صاحبزادہ عبدالماجد، مولانا سید زکریا، مولانا ظفر قاسم، مولانا شبیر احمد عثمانی فیصل آباد اور تفصیلی بیان مولانا عبدالکریم ندیم نے نہایت عمدہ انداز کے ساتھ سیرت رسول اور مسئلہ ختم نبوت اکابر علماء کی قربانیاں اور خدمات اور اسلام کی حقانیت پر مدلل گفتگو فرمائی، ان کے بیان کے اختتام پر مولانا اللہ وسایا مائک پر تشریف لائے، اکابر کا تذکرہ کرتے ہوئے اور اکابر علماء کی قربانیاں بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ یہ دستار، یہ رومال حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد دامت برکاتہم نے عنایت فرمایا اور ساتھ ہی یہ حکم بھی فرمایا کہ حضرت بنوریؒ نے میرے ناتواں کندھوں پر ایک ذمہ داری ڈالی اپنی بساط اور ہمت کے مطابق اکابر کے تعاون سے اس ذمہ داری کو نبھاتا رہا، اللہ کے فضل وکرم سے آج یہ ذمہ داری حضرت کے صاحبزادے حضرت مولانا سلیمان بنوری دامت برکاتہم کے سپرد کر رہا ہوں۔ حضرت مولانا سلیمان بنوری مائک پر تشریف لائے اسٹیج پر بیٹھے ہوئے علماء نے ان کی دستار بندی کی، اس موقع پر بیان کے لئے کہا گیا تو یہ منظر بڑا عجیب تھا۔ مولانا سلیمان بنوری زاروقطار رونے لگے، پورے مجمع اور اسٹیج پر عجیب منظر تھا، عجیب کیفیت تھی، بس صرف اتنا کہہ سکے کہ: ”اکابر نے مجھ پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالی ہے میں کمزور ہوں، انشاءاللہ نبھانے کی کوشش کروں گا۔“ قابل حیرت بات یہ تھی کہ اکابر کے صاحبزادگان جو اسٹیج پر تشریف فرما تھے، مولانا سید سلیمان بنوری، مولانا تقی الدین شامزی، مولانا زبیر اشرف، حافظ محمد سعید لدھیانوی، مولانا سید زکریا، مولانا عتیق الرحمن، مولانا صاحبزادہ عبدالماجد، یہ سب کے سب تشریف فرما تھے۔ سب کے سب ماشاءاللہ صاحب علم و عمل اور جید علمائے کرام کے جانشین ہیں۔ حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری بھی تشریف فرما تھے اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ادا کئے۔ شعراء حافظ طاہر بلال، طاہر سلیم، آصف رشیدی، حافظ ابوبکر کراچی نے نذرانہ عقیدت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔

مرسلہ: میاں عبدالرحمن کھٹانہ، خطیب مرکزی جامع مسجد [illegible]

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ہفت روزہ **ختم نبوت**

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخریں صلی اللہ علیہ وسلم، سیرتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی

ہفت روزہ
ختم نبوت
کا مطالعہ کیجئے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک میں بھی جاتا ہے۔

خوبصورت ٹائٹل — کمپیوٹر کتابت — عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے — بنائیے ۔ اشتہارات دیجیے ۔ مالی امداد فراہم کیجیے